پھول پہ پھول

دکنی نعتوں کا مجموعہ

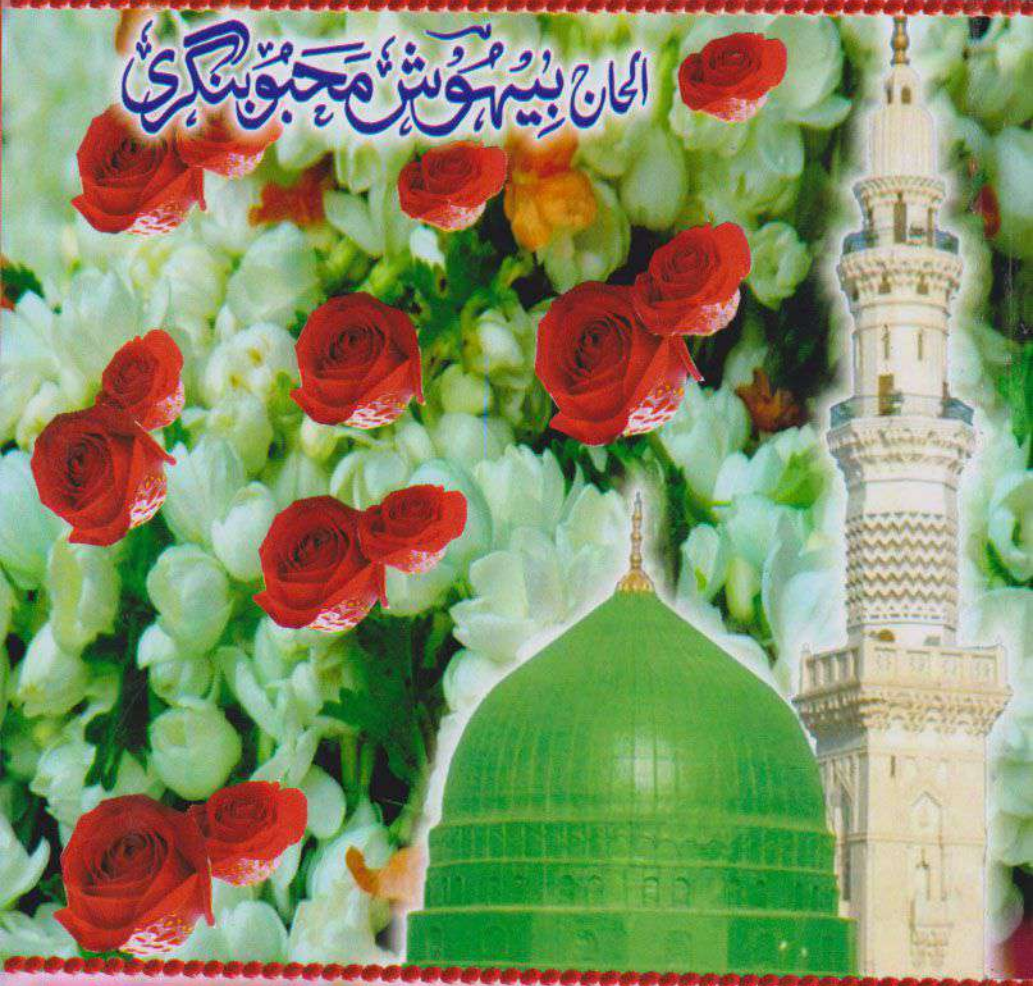

الحاج بیہوش محبوبنگری

مرتب: جلال عارف

پھولاپنے پھولاں

دکنی نعتوں کا مجموعہ

الحاج بیہوش محبوبنگری

مرتب: جلال عارف

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : پھولانچ پھولاں

شاعر : الحاج بیہوش محبوب نگری مرحوم

مرتب : جلال عارف

سنہ اشاعت جدید : بارِاوّل ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء

تعداد : 500

قیمت : Rs. 200/-

کمپیوٹر کمپوزنگ : مولانا حافظ وجہہ اللہ سبحانی،
شاہ نواز شاہ (حسن شریف)۔ اطیب اُردو کمپیوٹر گرافکس اینڈ پرنٹرس
22-8-59، جمال مارکٹ، چھتہ بازار، حیدرآباد۔2 اے. پی (انڈیا)
9949204759 9849339588
hasanshareef30@yahoo.com

ناشر : صلِّ علےٰ نعت اکیڈیمی (بیادگار حضرت خواجہ شوقؒ) حیدرآباد۔

ملنے کا پتہ

۱) محمد جلال الدین (جلال عارف) موظف ACTO Cell: 9985255785
مرتب وصدر صلِّ علےٰ نعت اکیڈیمی (بیادگار حضرت خواجہ شوقؒ)
20-4-551/2B، خلوت مبارک، حیدرآباد۔002 500 اے پی.

۲) ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری (نائب معتمد اکیڈیمی)
16-7-423/1/A، اعظم پورہ، حیدرآباد۔ Cell: 9849047590

فہرست

سلسلہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش گفتار ۔ محمد علی اثر	7
۲	عرضِ مرتب ۔ جلال عارف	11
۳	پھولانچ پھولاں دکنی نعتیہ شاعری کا منفرد مجموعہ۔ محمد فہیم قادری الملتانی	13
۴	میرے والد محترم کے بارے میں۔ ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری	15
	نعتیں	
۵	ہر چیز تجھ سے ہے ککورب بولنا پڑیا	16
۶	منجے یاد آئے نبیؐ ہلو ہلو	17
۷	دل میں کائیکو آریں کی یہ وسوسے	18
۸	مکا بنیا ہے آکو گویا تری گلی میں	19
۹	رحمتوں پو رحمتاں لارئیں کتے	20
۱۰	آگئے آقا کملی والے	21
۱۱	گناہوں سے ہمنا بچانے کو آرئیں	22
۱۲	محمد کو رب سے جدا نکو بولو	23
۱۳	حق کے کیا راز داں مل گئے	24
۱۴	اُٹھے سوئے طیبہ قدم ہلو ہلو	25
۱۵	وہ نجز جس پو ڈال دیتے ہیں	26
۱۶	بت خانوں سے موڑے نبیؐ جی	27

۱۷	اُن کے چہرے کا اگر کر کو نجارہ جائے	28
۱۸	کیا بتاؤں میں تمنا بھید ہے سو کیا دل میں	29
۱۹	دل کو ائینے کے سر کا بنانا کتوں	30
۲۰	ہند سے در پو تو آیا ہے تجھے کیا ہونا	31
۲۱	میرے نبی کا جس کو بھی چہرہ دکھائی دے	32
۲۲	نجر نجر میں انوچ انو ہیں بشر بشر میں انوچ انو ہیں	33
۲۳	پرکشاں ہیں سرکار ہمی غم کے مارے	34
۲۴	حشر میں اِدھر اُن کی امت کھڑی ہے	35
۲۵	دین ودُنیا کی ترازو میں یہ دولت تول کو	36
۲۶	جگمگایا جگ سیچ انوار سے	37
۲۷	بلایاں سراں پوسیٹل گیں نبیؐ جی	38
۲۸	اُن پو قربان یہ میری جاں ہے میاں	39
۲۹	انکھیاں کو آیا حال تمیں دیکھنے کے بعد	40
۳۰	لیتج نام آج اثر کچھ نوا ہوا	41
۳۱	نکو پوچھو ہمنا سے کیا کیا کرینگے	42
۳۲	گر پڑونگا چوکھٹ پو دھوڑ کو جھپٹ کو میں	43
۳۳	یہ سانس اُن کے گُن گنگنائے تو بس ہے	44
۳۴	میرے دامن کو بھر دیو مرے مصطفےٰؐ	45
۳۵	میرا دل نیں یہ طیبہ نگر ہے رے	46
۳۶	وہ نورانی چہرا منجے نکو پوچھو	47

۳۷	سن لے حجرتؐ کی شان دیوانے	48
۳۸	چلو گنہگار وجینگے طیبہ حضورؐ ہمنا بلا رہے ہیں	49
۳۹	دھونڈنے مرے آقا کو گھر سے	51
۴۰	سوئے ہوئے نصیباں جگاریں کتے چلو	53
۴۱	اُن سے دوری میں کیکا یہ جینا چلو جینگے مدینہ	54
۴۲	در پو سرکارؐ کے جارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں	55
۴۳	اُن کی نسبت کو دل سے.....	56
۴۴	شان میں ان کی منہ کھولوں.....	58
۴۵	ہمیں ہر قدم پوچ لاچاریاں ہیں	59
۴۶	اُن کے قبضے میں لوح وقلم ہے میاں	60
۴۷	عرش اور فرش پر ہے ٹھکانہ میاں	61
۴۸	مجھ کو آقاؐ بلائے تو میں کیا کروں	62
۴۹	دل کو طیبہ بناؤ شاہ مدنی	63
۵۰	ہمنا بھی آقا بلائینگے وقت آنے دیو	65
۵۱	جرا دامن کو پھیلا کو مچل سرکارؐ دیتے ہیں	66
۵۲	یا نبیؐ منجے دید یو وہ نجر مدینے میں	67
۵۳	یہ ہولے تو دیر وحرم دھونڈ لینگے	68
۵۴	اُن کا رتبہ جو دکھایا تو تڑپ کو مر گئیں	69
۵۵	کیوں رہوں فکر میں الحمدللہ	70
۵۶	سلام: مدینے والے وہ کملی والے.....	71

انتساب

حضرت محمد عبدالقادر بیہوش محبوب نگری قادری الملتانی کی

اہلیہ محترمہ داؤد بیگم صاحبہ

فرزندان:

محمد جہانگیر

محمد برہان

وحید پاشاہ قادری

طیب پاشاہ قادری

محمد حبیب

محمد عتیق (حال مقیم ریاض)

اور دختر شاجہاں بیگم

کے نام

جنہوں نے دکنی نعتیں اشاعت کے لئے مہیا کیں اور مرحوم کی آرزو کی تکمیل کی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جواہر رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین بجاسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

پیش گفتار

تمام اصناف سخن میں نعت گوئی کو ایک امتیازی حیثیت اور نمایاں مقام حاصل ہے فخر موجودات، سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وستائش آپ کے اوصاف حمیدہ، نوع انسانی پر آپ کے احسانات، تعلیمات وغیرہ پر مختلف اور متعدد زبانوں میں جتنا کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی لکھا جائے گا اس کی نظیر پیش کرنا ناممکن ومحال ہے لیکن اس حقیقت سے بھی چشم پوشی نہیں کی جاسکتی کہ مروجہ اصناف سخن میں صنف نعت گوئی کا راستہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز ہے اس صنف پر طبع آزمائی کرنا پل صراط پر چلنے کے مترادف ہے اس کی حدیں دونوں جانب سے متعین ہیں آگے بڑھنا الوہیت کے حدود میں داخل ہونا ہے اور پیچھے ہٹنا مدح کو قدح میں تبدیل کرنا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ شخصیتیں جنہوں نے نعت گوئی کے آداب اور اُس کی باریکیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بارگاہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب شعراء میں ایک نام بے ہوش محبوب نگری کا بھی ہے۔ بے ہوش کی شہرت کا دارومدار نعت گوئی پر ہے اُنہوں نے اپنے آپ کو نعت گوئی کے لیے وقف کردیا ہے اور وہی صنف سخن اُن کی شناخت بن گئی ہے۔

؎ نعت لکھتا رہوں نعت پڑھتا رہوں جشن سرکار ہر دن مناتا رہوں

سبز گنبد ہی پیش نظر ہے مرے روز وشب نعت ہی گنگناتا رہوں

بے ہوش صاحب حضرت ابوالفضل سید شاہ اسمٰعیل حسینی قادری ملتانی کے خلیفہ اور مشہور مفسر قرآں مولانا معزالدین ملتانی کے نہ صرف ارادت مند ہیں بلکہ میدان شاعری میں بھی انھیں کے تربیت یافتہ تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

نعت گوئی کے لوازمات میں عشق رسول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے حب نبی میں جو شاعر جس قدر سرشار ہوگا اُس کی نعتوں میں اُسی قدر جاذبیت بے ساختگی اور تاثیر پیدا ہوگی۔ بے ہوش صاحب کے کلام کے مطالعہ سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ اُنھیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق ہے یہی وجہ ہے اُن

کی نعت کا اصل جوہر عشق رسول اور اس سے پیدا ہونے والا اخلاص معلوم ہوتا ہے۔

بے ہوش محبوبنگری ایک پرگو اور قادرالکلام شاعر ہیں اور ان کی شعر گوئی کی عمر بہت طویل ہے اپنا پہلا مجموعہ نعت ''ہوش عقیدت'' انہوں نے آج سے تقریباً چھبیس (۲۶) سال قبل (۱۹۸۲ء) میں شائع کیا تھا نیز دوسرا نعتیہ مجموعہ ''ہوش عبدیت'' کے نام سے ۲۰۰۴ء میں منظر عام پر آچکا ہے۔ اور اب وہ بارگاہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اور گلدستہ نعت ''پھولا نچ پھولاں'' پیش کر رہے ہیں۔ آخر الذکر مجموعہ نعت جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے دکھنی زبان میں کہی ہوئی نعتوں پر مشتمل ہے۔ دکھنی زبان سے یہاں میری مراد وہ قدیم زبان نہیں ہے جس میں محمد قلی، وجہی، غواصی شاہی، نصرتی ہاشمی وغیرہ نے شاعری کی ہے اور جس کی ایک مخصوص لسانی روش اور صرف ونحو کا ایک خاص انداز ہے بلکہ عہد حاضر کی وہ شاعری ہے جس میں دکھنی اُردو کی تقلید کی جاتی ہے اور اس کے پہلو بہ پہلو دہقانی زبان اور مقامی زبانوں کے زیر اثر معیاری اُردو کے بگڑے ہوئے الفاظ اور بگڑے ہوئے تلفظ کو بھی اپنایا جاتا ہے۔ جیسے نظر کے بجائے ''نجر'' ذرا کے بجائے ''جرا'' زمانہ کے بجائے ''جمانہ'' آرزو کے بجائے ''آرجو'' عظمت کے بجائے ''عجمت'' روضہ کے بجائے ''روجہ'' وغیرہ۔ حالانکہ قدیم دکھنی زبان میں ز، ذ، ض، ظ کا صحیح تلفظ موجود ہے۔ دور حاضر کی دکھنی شاعری پڑھنے سے زیادہ ایک مخصوص لب ولہجہ میں سننے سنانے کی چیز ہے اور اس شاعری میں اکثر وبیشتر طنزیہ ومزاحیہ مضامین ہی باندھے جاتے ہیں سنجیدہ موضوعات کے لیے دکھنی اُردو کا استعمال قال قال ہی ہوا ہے بقول پروفیسر سلیمان اطہر جاوید دکھنی زبان کو صرف طنز ومزاح کے لیے محدود رکھ کر طبع آزمائی کرنا دیکھا جائے تو وقت کا ایضاع ہے۔ اپنے وقت کا بھی اور قاری وسامع کے وقت کا بھی۔ (تنقیدی افکار، ص ۱۵۰)۔ موجودہ دور کے جن شاعروں نے دکھنی انداز یا دہقانی زبان میں بہ طور خاص شعر گوئی کی ہے ان میں نذیر دہقانی، علی صاحب میاں، اعجاز حسین کھٹا سرور ڈنڈا، سلیمان خطیب، گلی نلگنڈوی، ڈھکن رائچوری، اشرف خوندمیری۔ بے ہوش محبوبنگری کو ان شعراء میں اس لیے انفرادیت اور اہمیت حاصل ہے کہ انہوں نے بول چال کی زبان اور دکھنی زبان میں نہ صرف محبوب خدا کی مدح وثنا کی ہے بلکہ مجموعہ نعت مرتب کرنے کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔

جیسا کہ اس سے قبل بھی مذکور ہوا ہے جناب بے ہوش محبوبنگری کی نعتیہ شاعری کا غالب حصہ اوصاف محمدی اور وابستگیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکار پر مبنی ہے۔ عشق محمدی سے سرشاری اور حضور والا صفات سے نیازمندی وعقیدت کے جو جذبات اور کیفیات اُن کے کلام میں ملتے ہیں۔ ان میں دلی تڑپ اور خلوص نمایاں ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں۔

رہتا نہیں ہے عشق کے صدقے میں فاصلہ
کاں تو بھی رہندے واں سے مدینہ دکھائی دے

ہیں تصور میں نبیؐ سر ہے میرا پاواں پو
عمر بھر اب نہ یہ انکھیاں سے نجارہ جائے

اتا ہوگیا تو بس نیں تو نیں منجے جنت
اُن کا جلوہ انکھیاں میں اُن کے نقش پا دل میں

عشق ہے محمد کا سب عبادتوں کی جڑ
راستے پو اب آیوں راستے سے ہٹ کو میں

عشق نبیؐ ہی کے سبب وہ نہ صرف دیار نبیؐ، روضہ رسولؐ، گنبد خضریٰ اور سنہری جالیوں کا ذکر بڑی عقیدت سے کرتے ہیں بلکہ شہر رسولؐ سے وابستہ ہر چیز انھیں گراں مایہ قابل احترام دکھائی دیتی ہے اس سے قبل کے چند اشعار دیکھئے جن میں بے ہوش صاحب کے حسن عقیدت وارادت کی جھلک بھی نمایاں ہے۔

اُڑ کو آؤں مدینہ کتوں یانبیؐ
منجے اُڑنے کو پر دیو مرے مصطفیٰ

سبز گنبد دیکھتیچ بیہوش پڑجاؤں گا میں
لوٹوں گا طیبہ کی مٹھی پو جرا جی کھول کر

گر پڑوں گا چوکھٹ پو دھوڑ کو جھپٹ کو میں
اُن کی سبز جالیوں سے روؤں گا لپٹ کو میں

کیا کروں جنت کے پھولاں لیکو میں
عشق ہے طیبہ کے اک اک خار سے

خاک شفا مدینے کی مٹھی کا نام ہے
مٹھی پو لوگاں لوٹ کو آرئیں کتے چلو

بے ہوش صاحب کی نعتوں میں کہیں حضورؐ اکرم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے کہیں آپ کے ظاہری جمال پر روشنی ڈالی گئی ہے کہیں معجزات نبیؐ کا بیان ہوا ہے، کہیں اپنے حالات ومشکلات کا اظہار کر کے آپ سے استمداد طلب کی گئی ہے اور کہیں آپ کی تعلیمات آپ کے اخلاق سیرت کے مضامین باندھے گئے اور کہیں آپ کے علم غیب کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

رحمتوں پو رحمتاں لارئیں کتے
اب محمد مصطفیٰ آرئیں کتے

دین و دنیا کا وہ سہارا ہیں
وہ ہیں رحمت کی کان دیوانے

کیسی پیاری ہوں گی صورت آپ کی
چاند تارے آنے شرمارئیں کتے

نور کی تم اک شمع جلا کو
کفر کی ظلمت توڑے نبیؐ جی

وہ ہونٹاں ہیں رحمت کے یاقوت جیسے
وہ دانتاں ہیں یا موتیاں کی لڑی ہے

اک اشارے میں یہ چاند ٹکڑے ہویا
اُن کی انگلیاں سے پانی کا دریا بہیا

پڑھ کو قرآن اور دیکھ کو معجزہ
اب بھی اندھا بنیا ہے تو میں کیا کروں

دلادیو ہمیں سبز گنبد کا صدقہ بہت دیر سے ہم ہیں دامن پسارے
ہے کشتی بھنور میں خفا ناخدا ہے کرم سے نبیؐ جی لگادیو کنارے
میرے آقاؐ سخی ہیں بلا کے سخی تجھ کو منگنا نہ آئے تو میں کیا کروں
کونسا رازِ حق اُن کو معلوم نیں اُن کی انکھیانچ خود جام جم ہے میاں
سیدھے رستے پو چل دیکھ رئیں مصطفیٰ پوری اُمت کی اُن کو خبر ہے رے

بے ہوش صاحب کی نعتوں کی ایک اور خصوصیت نغمگی اور موسیقیت ہے، یہ نغمگی چھوٹی بحر میں کہی گئی اُن کی نعتوں میں اور اُبھر کر نمایاں ہوجاتی ہے، ترنم اور نغمگی کے عناصر نے ان نعتوں میں ایک کیف اور فضا پیدا کردی ہے۔

منجے یاد آئے نبیؐ بلو بلو بنی پھول دل کی کلی ہلو ہلو
محمد کو رب سے جدا نکو بولو خدا دِس رئیں پنکی خدا نکو بولو
بلایاں سِراں پو سے ٹل گیں نبیؐ جی ہمیں نام لیکو سنبھل گیں نبیؐ جی
وہ نورانی چہرا منجے نکو پوچھو ہے کون اُس پو شیدا منجے نکو پوچھو
کُن کی روحِ رواں مل گئے صاحبِ لامکاں مل گئے

بے ہوش صاحب کو اِس نعتیہ مجموعہ کی اشاعت پر میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ عاشقان رسول اِسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

(نوٹ: پیش گفتار اس وقت لکھا گیا تھا جب حضرت بے ہوش محبوبنگری باحیات تھے)

محمد علی اثرؔ

عرضِ مرتب

حضرت خواجہ شوق علیہ رحمہ سے کون واقف نہیں۔ حضرت صفیؔ اورنگ آبادی کے تلامذہ میں نعت کے حوالے سے جنہوں نے نئی لفظیات اور نئی تراکیب سے عاشقانِ رسول ﷺ کے دلوں میں اپنی جگہ بنالی یہ دراصل اُن کی حضور ﷺ سے دلی وابستگی، شیفتگی اور والہانہ محبت کا ہی فیضان تھا انہوں نے اُردو دُنیا کو دو نعتیہ مجموعے ''صلِ علےٰ'' اور سلموا تسلیما'' دیئے۔ جن کی شہرت برصغیر اور سعودی عرب تک محدود نہ رہ سکی۔ اُن کی وفاتِ حسرت انگیز کے بعد تعزیتی جلسوں اور نعتیہ مشاعروں کا انعقاد عمل میں آتا رہا۔ لیکن جدہ میں مقیم حیدرآبادی شایقین کے دلوں میں ان کی یادگار کی شکل میں ایک اکیڈیمی کے قیام کا خیال پیدا ہوا۔ جناب سید جمال اللہ قادری، محمد فہیم قادری الملتانی اور دیگر احباب نے راقم الحروف کے علاوہ ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری، قاضی فاروق عارفی سے ربط پیدا کیا اور اس طرح صلِ علےٰ نعت اکیڈیمی کی تین سال قبل تشکیل عمل میں لائی گئی اور راقم الحروف کو صدارت کے شرف سے نوازا گیا اس کے مقاصد میں ہر سال (یا جیسا بھی ممکن ہوسکے) کسی ایک شاعر کی غیر مطبوعہ نعتوں کے مجموعہ کی اشاعت کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ کی اولین کتاب ''پھولا نچ پھولاں'' حضرت بے ہوش محبوب نگری کی دکنی نعتوں پر مشتمل ہے۔ جو اُن کی زندگی میں شائع ہونے سے رہ گئیں تھیں۔ ویسے اُن کے دو نعتوں پر مشتمل مجموعے ''ہوش عقیدت'' اور ''ہوش عبدیت'' ان کی زندگی میں شائع ہوکر شایقین نعت سے خراج پاچکے ہیں۔ حضرت بیہوشؔ کا بنیادی تعلق تو محبوب نگر سے تھا مگر حیدرآباد میں تبادلہ ہوا تو انہوں نے حیدرآباد ہی میں بود و باش اختیار کرلی مگر محبوب نگر کی شناخت کو بھی برقرار رکھا۔ وہ حضرت محمد معز الدین قادری الملتانی کے نہ صرف مرید تھے بلکہ شاعری کے سلسلہ میں ان ہی کے سامنے زانوئے ادب طے کیا

تھا۔حضرت کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت خواجہ شوقؒ سے اصلاح لینے لگے تھے۔حضرت بیہوش کی عمر اور میری عمر میں (۱۷) سال کا فرق تھا۔اس کے باوجود دوستانہ روابط برقرار رہے' کرناٹک' مہاراشٹرا' وشاکھاپٹنم کے علاوہ حیدرآباد اور اضلاع کے کئی نعتیہ مشاعروں میں ہمارا ساتھ رہا۔اُن کی نعتیں اثر انگیز ہوتیں اور سحر انگیز ترنم ماحول میں وجدانی کیفیت پیدا کردیتا۔اُن کے حافظہ کی داد دینی پڑے گی کہ وہ کاغذ' کاپی یا کتاب کا سہارا لئے بغیر گھنٹوں زبانی کلام سنا سکتے تھے جس کی وجہ انہوں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ شریف اور سعودی عرب کے دیگر مقامات پر اپنا کلام پیش کر کے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔

''پھولانچ پھولاں'' کی انفرادیت یہ ہے کہ دکنی زبان کی شاعری میں ایسے مجموعۂ نعت شاذ ہی شائع ہوئے ہوں گے۔کم از کم ماضی قریب میں شائع شدہ دکنی شگفتہ زبان میں کوئی ایسا نعتیہ مجموعہ میری نظر سے نہیں گزرا۔اس کی اشاعت کے سلسلہ میں مسرز سید جمال اللہ قادری' سید محمود ہاشمی' سید احمد علی صوفی' سید عبدالمجید قادری موسوی' محمد خالد محی الدین' محمد فاروق معین الدین' محمد فہیم قادری الملتانی اور محمد ریاض احمد کے رفقی تعاون کو بڑا دخل ہے اللہ انہیں جزائے خیر دے۔مجھے اُمید ہے کہ دکنی نعتوں کے شایقین اس مجموعہ کی خریداری میں ضرور حصہ لیں گے اور ادبی حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

خلوت مبارک' چارمینار' حیدرآباد۔ جلال عارف

صلِ علےٰ نعت اکیڈیمی کے عہدیداران

جلال عارف (صدر) جمال اللہ قادری (نائب صدر) محمد فہیم قادری الملتانی (معتمد)

ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری (نائب معتمد) قاضی سید نوراللہ (فاروق عارفی) خازن

پھولانچ پھولاں دکنی نعتیہ شاعری کا منفرد مجموعہ

حُبِّ رسولؐ اصل ایمان ہے' جب تک رسول اکرمؐ کی محبت مال وزر' ماں باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہوجائے ایمان کی تکمیل ناممکن ہے۔نعت گوئی کا آغاز عہد رسالت میں ہوا۔بے شمار صحابہؓ نے حضورؐ کی مدحت کی حضرت کعب بن مالکؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے نعت گوئی کو اپنایا لیکن شاعر رسولؐ حضرت حسان بن ثابت کو جو اعزاز ملا وہ کسی کو نہ مل سکا۔حضور اکرمؐ نے انہیں ممبر پر بٹھا کر خود اُن کی مدح سرائی کو سنا اور پسند فرمایا۔نعتیہ شاعری عربی، فارسی سے ہوتی ہوئی اُردو میں شروع ہوئی ویسے دُنیا کے ہر خطہ اور ہر زبان میں نعتیہ شاعری کے نمونے ملتے ہیں۔خود اُردو کے متقدمین اور متاخرین نے نعت گوئی کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور وسیلۂ نجات اخروی کے لئے ضروری جانا۔حیدرآباد دکن کی زرخیز زمین نے بھی کئی نامور شعراء کو پیدا کیا جنہوں نے نعت کے اشعار کے ذریعہ گلستانِ حب رسولؐ کو مہکائے رکھا۔حضرت صفی اورنگ آبادی کے شاگردوں میں سب ہی باکمال شاعر گزرے ہیں لیکن نعت گوئی کے سلسلہ میں حضرت خواجہ شوقؒ نے جو شہرت پائی اسے ہم ان کی حضورؐ سے محبت اور والہانہ وابستگی کا فیضان ہی سمجھتے ہیں۔اُن کی نعتیہ شاعری میں کونسا ایسا مضمون ہے جو چھوٹ گیا ہو' اُن کے وسیع مطالعہ اور نئی تراکیب لفظی کے سبب اُن کی نعتیہ شاعری نے دور حاضر کو بہت متاثر کیا ہے۔اُن کے دو مجموعہ کلام ''صلِ علےٰ'' اور ''سلموا تسلیما'' منظر عام پر آئے تو برصغیر کی اہم شخصیات بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔سعودی عرب کے دورے میں انہوں نے اپنی کئی شایقین کو پیدا کردیا ہم حیدرآبادی تو پہلے ہی سے متاثر تھے۔حضرت خواجہ شوق کے وصال کے بعد ہمارے دوستوں کو خیال پیدا ہوا کہ حیدرآباد میں اُن کی یادگار کے بطور ایک اکیڈیمی کا قیام عمل میں لایا جائے اس کے لئے حضرت خواجہ شوق کے شاگردوں سے جناب جمال اللہ قادری واحباب بزم غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربط پیدا کیا تو جناب جلال عارف' جناب قاضی فاروق عارفی اور ڈاکٹر طیب پاشاہ نے فوری رضامندی کا

اظہار کر دیا اور صل علےٰ نعت اکیڈیمی (بہ یادگار حضرت خواجہ شوق) کا قیام عمل میں آ گیا جس کے تحت نعتیہ مشاعروں کا انعقاد، نعتیہ شاعری کے فروغ کے لئے نعتیہ مجموعوں کی اشاعت ترویج و اشاعت کے لئے مختلف ذرائع کا استعمال، بچوں کے لئے نعتیہ مقابلوں کا انعقاد و نعت کی تربیت کا انتظام اور صلِ علےٰ نعت اکیڈیمی کے تحت سالانہ مشاعرہ میں کسی ایک شاعر کو حضرت خواجہ شوق ایوارڈ کے علاوہ وقتاً فوقتاً نعت کے عنوان پر ادبی اجلاس و سمینار کا انعقاد جیسے اقدامات کو شامل مقاصد کیا گیا ہے۔ اکیڈیمی کے قیام کے بعد سے دو بڑے نعتیہ مشاعرے جس میں ایک کل ہند نعتیہ مشاعرہ بھی منعقد ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ محدود پیمانے پر نعتیہ مشاعرے بھی اس کی کارکردگی میں شامل ہیں۔

اُردو زبان میں نعت گوئی کے بارے میں تذکرہ ہو چکا لیکن دکنی زبان می ں نعت گوئی ایک ایسا منفرد موضوع ہے جس کے تحت کی گئی شاعری کا کوئی دیوان اور مجموعہ اس وقت دستیاب نہیں اگر چیدہ چیدہ کلام کی صورت میں موجود ہو تو کہاں نہیں جا سکتا۔ البتہ دکن کی سرزمین سے اُٹھنے والے حضرت سید معز الدین ملتانی قادری کے ارادت مند اور شاگرد جناب عبدالقادر بیہوش محبوبنگرے جہاں ادبی زبان میں نعتیں کہہ کر اور سنا کر نام کمایا ہے وہیں دکنی زبان میں بھی نعتیں کہہ کر خود کو منفرد مقام کا حامل بنالیا ہے۔ ہم نے اُن کی زبان سے یہ شاعری بھی سنی ہے ان کے فرزند ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری نے بھی کئی محافل میں انہیں پیش کیا ہے کوئی محفل ایسی نہ تھی جس میں اس کلام کو سراہا نہ گیا ہو۔ حضرت بے ہوش محبوبنگر کے نعتیہ کلام کے دو مجموعے تو اُن کی زندگی میں شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں لیکن دکنی نعتوں کا یہ ذخیرہ منصۂ شہود پر نہ آ سکا غنیمت ہے کہ زمانے کے دست برد سے بچا رہا۔ اب صلی علےٰ نعت اکیڈیمی کے تحت ''پھولا نچ پھولاں'' کے عنوان سے شائع کیا جا رہا ہے اور حضرت جلال عارف صدر اکیڈیمی کو اس کی اشاعت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے وہ اس کے مرتب ہیں۔

مجھے قوی اُمید ہے کہ دکنی نعت کے اس نعتیہ مجموعہ کو عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں ہاتھ لینگے اور ادبی دُنیا میں اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔ میری دُعا ہے کہ مرحوم کو حمد و نعت گوئی کے صلہ میں اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

محمد فہیم قادری الملتانی

(حال مقیم جدہ)

میرے والد محترم کے بارے میں

میرے والد محترم حضرت بیہوش محبوب نگری دکن کے علمی ادبی اور دینی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت کے حامل تھے۔ انہوں نے محبوب نگر میں میٹرک اور منشی تک تعلیم حاصل کی اور وہیں پوسٹل ڈپارٹمنٹ میں ملازمت اختیار کی۔ لیکن کچھ دنوں بعد اُن کا تبادلہ حیدرآباد ہو گیا اور وہ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ حیدرآباد آنے کے بعد مفسر قرآن حضرت مولانا محمد معز الدین قادری ملتانی کے آگے زانوئے ادب طے کیا۔ مرید ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اصلاحِ شعر کے لئے بھی ان ہی سے رجوع ہوئے اور حضرت کے وصال فرمانے تک اُن سے ہی وابستہ رہے۔ حضرت کے انتقال کے بعد مخدوم ایوارڈ یافتہ شاعر حضرت خواجہ شوقؒ سے تلمذ حاصل کیا۔

والد محترم کا پہلا نعتیہ مجموعہ ''ہوش عقیدت'' اور دوسرا مجموعہ ''ہوش عبدیت'' ۲۰۰۴ء میں منظر عام پر آیا۔ یہ دونوں مجموعے بھی قبولیت عامہ کی سند پا گئے۔ جہاں تک زیر نظر دکنی نعتوں کا مجموعہ ''پھولا نچ پھولاں'' کا معاملہ ہے یہ بھی والد صاحب کی زندگی میں اشاعت سے آراستہ ہونے والا تھا لیکن اُن کی مسلسل علالت اور معاشی مسائل نے اس کا موقع نہ دیا۔ اب صلِ علےٰ نعت اکیڈیمی نے آگے بڑھ کر اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے، جس سے والد محترم کی دیرینہ آرزو کی تکمیل کا سامان ہو رہا ہے۔ مَیں اس کی اشاعت کے لئے صلِ علےٰ نعت اکیڈیمی کے نائب صدر جمال اللہ قادری حال مقیم جدہ، محمد فہیم قادری الملتانی حال مقیم جدہ، اور بزم کے دیگر عہدیداروں کا ممنون و شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ دکنی نعتوں پر مشتمل مجموعہ ''پھولا نچ پھولاں'' کو منظر عام پر لانے کے لئے ابتداء تا انتہاء تمام مراحل کے لئے تعاون فرمایا۔

مَیں حضرت جلال عارف صدر صلِ علےٰ نعت اکیڈیمی کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بحیثیت مرتب اس کی اشاعت کی ذمہ داریوں کو بحسن خوبی پورا فرمایا۔ مَیں نامور شاعر و محقق پروفیسر محمد علی اثر، قاضی فاروق عارفی، حافظ وقاری محمد وجیہہ اللہ سبحانی اور جناب شاہ نواز شاہ (حسن شریف) کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، جنہوں نے اس کی اشاعت کے ہر مرحلے میں اپنا دست تعاون دراز کیا۔

طیب پاشاہ قادری

ہر چیز تجھ سے ہے ککورب بولنا پڑیا

ہر چیز تجھ سے ہے ککو رب بولنا پڑیا
اللہ میاں ہے تیرا لقب بولنا پڑیا

جو تجھ کو چھوڑیا بندہ وہی در بہ در ہویا
ذلت کا اُس کی سب سے سبب بولنا پڑیا

تیرے وجود ہی سے پچھانت ہوئی مری
بندہ ہوں تیرا میرا نسب بولنا پڑیا

مومن کو پالتا ہے تو کافر کی پرورش
تیرا تماشا ہے یہ عجب بولنا پڑیا

جو سر جھکایا اُس کی بھی اچھی گذر گئی
جو دل جھکا وہ دُور ہے کب بولنا پڑیا

پانی میں ہوں جمیں پہ ہوں یا آسمان پو
ہے پن سے تیرے دِستے ہیں سب بولنا پڑیا

ہلکا اشارہ کرکو مرے پیر چپ ہوئے
میری عقل میں آگیا رب بولنا پڑیا

دستا نہیں ہے تو مگر ہر اک کے ساتھ ہے
جلوے کو دن تو ذات کو شب بولنا پڑیا

جلووں سے تیرے ہوش تھا بیہوش کا جو گم
تیرا ہوا جو حکم تو اب بولنا پڑیا

❄❄❄

منجے یاد آئے نبی ہلو ہلو

منجے یاد آئے نبیؐ ہلو ہلو
بنی پھول دل کی کلی ہلو ہلو

سنیا نام حجرتؐ تو یہ دل کی دھڑکن
کبھی جور پو ہے کبھی ہلو ہلو

تصور جو آیائے اُناں کا یکا یک
درد میں کمی ہوگئی ہلو ہلو

شفاعت کا صدقہ ملیا عاصیوں کُو
بنیا امتی جنتی ہلو ہلو

سنیں مشریکاں اُن سے قرآن جس دم
ٹکنے لگے ہیں سبھی ہلو ہلو

جہنم سے اُمت کو جلدی سے کاڑو
فرشتو ، وہ آرئیں نبی ہلو ہلو

منجے گھورئیں کیا جرا دل میں دیکھو
کدھر سے کی اَئی روشنی ہلو ہلو

مرا دل تڑپ کو منجے بولتا ہے
مدینے کو چل جیتے جی ہلو ہلو

انا کیچ دُھن میں ہے بیہوش غچ چپ
ہٹے گی خودیچ بے خودی ہلو ہلو

❄❄❄

دل میں کائیکو آریں کی یہ وسوسے

دل میں کائیکو آریں کی یہ وسوسے — سب ہے اللہ بندہ کاں جاکو بسے

عالم وحدت میں تھا اپنا شعور — آکو کثرت میں یہ جھنجھٹ میں پھنسے

اللہ والے ایسے مُرشِد کو پکڑ — جو تجھے حق کی کسوٹی پو کسے

یہ ہے رستہ میکدے کا شیخ جی — کائیکو یاں تم آکو چکڑ میں پھنسے

کون اللہ کون بندہ ہے پچھان — دو انیاں اپیچ جگہ آکو دھسے

چھپ کو ہے ہراک میں وہ دستا نہیں — خود کو اللہ بولیا تو لوگاں ہنسے

بیچ میں تھا آپ اپنی ذات میں — میری ہستی پھیلی تو بستیاں بسے

پڑھ وہاں اپنی پچھانت کا سبق — اللہ والوں کے الگ ہیں مدرسے

پیر سے حق مل گیا بیہوش کُو

یوں تو کیتے آئے کیتے چل بسے

❄❄❄

مُکّا بنیا ہے آکو گویا تری گلی میں

مُکّا بنیا ہے آکو گویا تری گلی میں — ہولے کے سرکا پھر رہیئے شانا تری گلی میں

دیر و حرم سے بچ کو آیا تری گلی میں — ایمان کا کریا ہوں سودا تری گلی میں

تیرا کرم ہے منجے لایا تری گلی میں — دیکھیا ہر ایک جلوہ نوّا تری گلی میں

نسبت کا پٹکا میرے گلّے میں ہے ازل سے — کُتّا تری گلی کا آیا تری گلی میں

اندر بھی تُو چھ تُو ہے باہر بھی تُو چھ تُو ہے — ماوشما کا نئ ہے جھگڑا تری گلی میں

میں میں کی رٹ لگا کو پایا تو خود کو پایا — کرنا تو کس کو کرنا سجدہ تری گلی میں

جب راز مَنْ عَرَفَ کا سمجھایا تو نے منجے — اپنچ گلے پڑھ کو رویا تری گلی میں

کاں کی شراب تو نے منصور کو پلائی — دم تیرا بھرتے بھرتے لٹکیا تری گلی میں

وحدت کی منزلوں میں اللہ ہے نہ تو بندہ — اللہ ککو پکاروں کیسا تری گلی میں

کیا بھید ہے کی اس میں بیہوش کیا بتائے

مولا کے سرکا دس رہائے بندہ تری گلی میں

❄❄❄

رحمتوں پو رحمتاں لارئیں کتے

رحمتوں پو رحمتاں لارئیں کتے
اب محمد مصطفیؐ آرئیں کتے

آپ کے آتیچ دنیا میں بتاں
ہوندے منہ کعبے میں گر جارئیں کتے

کیسی پیاری ہوں گی صورت آپ کی
چان تارے آنے شرمارئیں کتے

کیا سخاوت ہے مرے سرکارؐ کی
جھولیاں بن مانگے بھر جارئیں کتے

سارے نبیاں دیکھنے کو آئے ہیں
عرش پو سرکارؐ اب جارئیں کتے

عاصیو کیوں دم نکل رہائے حشر میں
اپنے سرکارؐ آکو بخشا رئیں کتے

ساتھ گئے تو جل کو جائیں گے سب پراں
سدرا پو جبریل رُک جارئیں کتے

اک جرا دیکھے تو بیڑا پار ہے
اس لئے بےہوش الڑارئیں کتے

❄❄❄

آ گئے آقا کملی والے

آ گئے آقا کملی والے
دھوڑے ہاندارے آئے اُجالے

ثور میں بیٹھیں اللہ والے
غار پو مکھڑیاں تانیں جالے

ایسے بھی عاشق ہیں نرالے
توڑلیں دانتاں پھوڑلیں چھالے

ہمنا کرنے حق کے حوالے
نوّے نوّے رستے نکالے

جن کو ملیا ہے دامن ان کا
ان کُو ملیں جنت کے قبالے

جھاکو کبھی انکھیاں میں میری
ہجر میں بہہ رئیں ندیاں نالے

بے ہتھیاراں جنگ لڑیں نا
تین سو تیرہ حق کے جیالے

الا اللہ کا نعرہ لگا کو
بت کعبے سے بھار نکالے

بات کرو کالی کملی کی
رہنے دو سب شالاں دوشالے

روز و شب بارش رحمت
بہہ تیچ ہیں حق کے پرنالے

مَـــارَمَیْـــتَ بھید ہے ایسا
دنگ ہیں اب تک عقلاں والے

اَدمی سمجھیں مثلِ بشر کُو
ہولے ہلُو پاواں نکالے

ہوشِ کُل کا لیکو سہارا
بےہوش اپنا ہوش سنبھالے

❄❄❄

گناہوں سے ہمنا بچانے کُو آرئیں

گناہوں سے ہمنا بچانے کُو آرئیں
حلیمہ کی بکریاں چرانے کُو آرئیں

اگر انکھیاں ہے تو دیکھو تماشا
قمر کو دو تکڑے بنانے کُو آرئیں

جمانے میں کلمے کی زنجیری لیکو
پرایوں کُو اپنا بنانے کُو آرئیں

ہمیں یاد تھے سارے باطل کے قصے
ہمیں نیں سنے سو سنانے کُو آرئیں

یہ چپکیچ رورئیں پلارئیں دیوانے
کہ سرکار خود بخشوانے کُو آرئیں

وہ نورانی انکھیاں کا فیضان دیکھو
عمر کو مسلماں بنانے کُو آرئیں

جرا آکو دیکھو یہ امت کی حالت
یہ شیراں کو بکریاں ڈرانے کُو آرئیں

ہاندارا کتو تھا ہاندارا دلاں میں
وہ حق کے مشالاں جلانے کُو آرئیں

تو سمجھا بھی بےہوش رحمت کا مطلب
وہ انگلیاں سے چشمے بہانے کُو آرئیں

❄❄❄

محمدؐ کُو رب سے جدا نکّو بولو

محمدؐ کُو رب سے جدا نکّو بولو
خدا دِس رئیں پنکی خدا نکّو بولو

بشر ہوں ککو بولیں کیا بھید ہے کی
فرق عبد و رب میں پڑیا نکّو بولو

مہک جس میں اُن کے پسینے کی نیں ہے
مدینے کی اس کو ہوا نکّو بولو

دسے جس میں آقاؐ اُسے دل کتُوں میں
ہر اک دل کُو تم آئینہ نکّو بولو

وہ نورِ قدم ہیں اُناں سے ہمیں سُب
کبھی اپنے جیسا اُنا نکّو بولو

ہیں ناماں تو دو پن حقیقت ہے اپکیچ
سبھی کچھ سمجھ لیو جرا نکّو بولو

دعا دے کو دشمن کو طائف میں بولیں
یہ میرپچ ہیں ان کو کیا نکّو بولو

جھکاتیں سراں اُس کے پاواں پوشاہاں
گدا کُو بھی اُن کے گدا نکّو بولو

غلاماں میں آقاؐ کے بےہوش بھی ہے
تمھیں اُس کو ہرگز برا نکّو بولو

❄❄❄

حق کے کیا راز داں مل گئے

حق کے کیا رازداں مل گئے ہمنا اللہ میاں مل گئے

کُن کے روح رواں مل گئے صاحب لامکاں مل گئے

فکر جنت کی کیکو کروں منجے جنت مکاں مل گئے

بہوت غم تھا منجے حشر کا شافعِ عاصیاں مل گئے

خود بہ خود دل مرا جھک گیا جاں بھی اُن کے نشاں مل گئے

بات اِتی ہے قوسین کی میہماں میزباں مل گئے

ناز اُن کی غلامی پو ہے ہمنا اُڑنے پراں مل گئے

دل میں نکلے حرم کے مکیں دیکھو کاں تھے وہ کاں مل گئے

اُن کے پاواں پو بیہوش ہوں

میرا دل میری جاں مل گئے

❄❄❄

اُٹھے سوئے طیبہ قدم ہلّو ہلّو

اُٹھے سوئے طیبہ قدم ہلّو ہلّو اُنا کا ہوا ہے کرم ہلّو ہلّو

مٹے عشقِ حجرت میں ہم ہلّو ہلّو کھلیا زندگی کا بھرم ہلّو ہلّو

میں گردن جھکا کو انا دیکھ لیتوں مرا دل بنیا جام جم ہلّو ہلّو

تصور میں آقا ہوں پاواں پو سر ہو نکل جائے میرا یہ دم ہلّو ہلّو

دوعالم ہیں کیا سب اُنا کیچ جلوے اُٹھیا ہر حجاب قِدم ہلّو ہلّو

ہر اک گام پو کر کو ایک ایک سجدہ اٹھالیوں گا نقش قدم ہلّو ہلّو

یہ رونا پلانا ہے فرقت میں کیکو چلو جینگے طیبہ کو ہم ہلّو ہلّو

تجلی سے داغ محبت ہے روشن بنیا دل چراغ حرم ہلّو ہلّو

کھلیا قَابَ قَوْسَیْنْ سے راز ہم پو ملے ہیں حدوث قِدم ہلّو ہلّو

یہ منزل ہے بیہوش ہوشِ اَنا کی

اُٹھا معرفت میں قدم ہلّو ہلّو

❄❄❄

وہ نجر جس پو ڈال دیتے ہیں

وہ نجر جس پو ڈال دیتے ہیں — دوجہاں کا کمال دیتے ہیں
نعرۂ لاالہ لگا کو اُنو — کعبے سے بت نکال دیتے ہیں
مثلِ خالد نبیؐ کے دیوانے — ساری دنیا کھنگال دیتے ہیں
اُنو اپنے پو مرنے والوں کُو — زندگی لازوال دیتے ہیں
چلتے پھرتے وہ بیٹھتے اٹھتے — منجے اپنا خیال دیتے ہیں
دل سے جو بھی اُنا کا ہوتا ہے — الفت ذوالجلال دیتے ہیں
اُن کی چوکھٹ پو جو بھی آتا ہے — صدقہ جھولی میں ڈال دیتے ہیں
ظالموں کو تلک مرے آقاؐ — اپنی رحمت سے ٹال دیتے ہیں
کیا ہیں رُتبے اُنا کے مت پوچھو — جن کُو عشقِ بلال دیتے ہیں
نعت جب بھی اُنا کی کہتا ہوں — قوتِ قیل و قال دیتے ہیں

دین ہے یہ اُنا کی اے بےہوش
تیری لوگاں مثال دیتے ہیں

❄❄❄

بت خانوں سے موڑے نبیؐ جی

بت خانوں سے موڑے نبیؐ جی — حق سے ہمنا جوڑے نبیؐ جی
لھوّا جیسے پتھر دل کو — موم بنا کو چھوڑے نبیؐ جی
کُھلّے کاناں سن تیج دھوڑیں — رہ گئے پیچھے بوڑے نبیؐ جی
قدماں سے جو دور پڑے ہیں — ہجر کے کھارئیں کوڑے نبیؐ جی
لات و عزیٰ سجدے میں گر کو — دونوں ہاتاں جوڑے نبیؐ جی
دوزخ میں ہے اُن کا ٹھکانہ — تم سے جو منہ موڑے نبیؐ جی
نور کی تم اک شمع جلا کو — کفر کی ظلمت توڑے نبیؐ جی
وحدت کا اک دریا بہا کو — شرک کی مٹکی پھوڑے نبیؐ جی
خالی گیا نیں کوئی بھی در سے — دامن بھر کو چھوڑے نبیؐ جی

مدحِ نبیؐ بےہوش کے لب پو
کیا یہ کرم ہیں تھوڑے نبیؐ جی

❄❄❄

اُن کے چہرے کا اگر کر کو نجارہ جائے

اُن کے چہرے کا اگر کر کو نجارہ جائے
حسن یوسف بھی بجالیتے نغارا جائے

ذکر آقا کا اگر دل میں اُتارا جائے
عرش پو کیوں نہ مقدر کا ستارہ جائے

نور وحدت کے ہیں انوار چھکا چھک دل میں
طور پو کیوں کوئی اب کرنے نجارہ جائے

آئینگے حشر کے میدان میں جب شاہ امم
منجے آقا کے غلاماں میں پکارا جائے

اللہ دیتا ہے اُنا کو ہمیں دے تیں آقاؐ
در کے تکڑوں پو اُنا کیچ گذارا جائے

اپنے سر کا جو سمجھتا ہے مرے آقاؐ کو
ایسے گستاخ کو بے موت کے مارا جائے

حق کے محبوب ہیں وہ ہمنا بچانے والے
آڑے وقتاں میں اُنا کو چ پکارا جائے

ہیں تصور میں نبیؐ سر ہے مرا پاواں پو
عمر بھر اب نہ یہ انکھیاں سے نجارہ جائے

جتّے اللہ کے ناماں ہیں اُنا کے اُتّے
کِتّے ناماں سے اب آقاؐ کو پکارا جائے

ہوشِ اول کا دلا دے منجے صدقہ یارب
دلِ بےہوش میں اب ہوش کا دھارا جائے

❄❄❄

کیا بتاؤں میں تمنا بھید ہے سو کیا دل میں

کیا بتاؤں میں تمنا بھید ہے سو کیا دل میں
گھر ہے اللہ صاحب کا ہیں شہ ہدیٰ دل میں

ہے احد میں احمد میں صرف میم کا پردہ
انکھیاں رکھ کو ہنڈا ہے سوچ رئے تو کیا دل میں

کب مدینہ پہونچوں گا کب اُنا کو دیکھوں گا
رات دن یہ رہتا ہے ایک لخلخہ دل میں

آج بھی چھکا چھک ہے میرے دل کا ہر کونہ
ہے ازل سے یوں روشن نور مصطفیٰ دل میں

بس گئے ہیں نس نس میں مل گئے ہیں سانساں میں
آنے جانے کو رکھیں کیسا راستہ دل میں

اتا ہو گیا تو بس نیں تو نیں منجے جنت
اُنکا جلوہ انکھیاں میں اُنکے نقش پا دل میں

زندگی کے اندھیارے دھوڑنے لگے سارے
میں چراغ سلگائیوں اُنکے نام کا دل میں

کاں کی دنیا کیا عقبیٰ ہر جگہ محمدؐ ہیں
تجھ میں چھپے کو ہیں ہولے میں بتاتوں آدل میں

یہ کمالاں سب اُن کے منجے کر گئیں بےہوش
میں گما کو ہوش اپنا اُن کو پالیا دل میں

❄❄❄

دل کو ائینے کے سَر کا بنانا کَتوں

دل کو ائینے کے سَر کا بنانا کَتوں
کملی والے کُو اُس میں بسانا کَتوں

رُتبہ آقاؐ کا سمجھیں گے ہولے کہاں
پہلے اصحاب کا منہ دکھانا کَتوں

یاد کی آنچ اُٹھ کو جلاتی ہے دل
اِس خوشی میں چراغاں جلانا کَتوں

اُن کی فرقت میں کِتے کی راتاں کٹیں
دل پَلایا تو میں مسکرانا کَتوں

عرش پوجن کے پاواں کے بھی ہیں نشاں
اُن کی عجمت کے گیتاں سنانا کَتوں

دستا ہندے کُو کیسے یہ نورِ نبیؐ
جرا سرکارؐ پردہ اُٹھانا کَتوں

شانِ محبوبیت دیکھنا جو کتیں
اُن کُو ولیاں کے جلوے دکھانا کَتوں

نزع کے وقت آقاؐ جب اَئینگے اِدھر
اُن کے رستے پو انکھیاں بچھانا کَتوں

کب ہے بےہوش سجدہ مرا ہوش میں
سِر تو جھکتاچ ہے دل جھکانا کَتوں

❄❄❄

ہند سے در پوتو آیا ہے تجھے کیا ہونا

ہند سے در پوتو آیا ہے تجھے کیا ہونا
کیا بی نکّو مرے آقاؐ منجے طیبہ ہونا

دستگیری کُو اُنا کی کوئی حیلہ ہونا
آدمی کم سے کم ایمان کا پکا ہونا

جسکی خوشبو سے مہک اٹھتے ہیں دونوں عالم
منجے بھی آپ کا جرا سا پسینہ ہونا

سوا نیزے پو جب آجائیں گا سورِج آقاؐ
کالی کملی کا منجے حشر میں سایہ ہونا

عشقِ سرکار جرا پوچھو قرن والے سے
بہوت مشکل ہے جو دیوانہ اُنا کا ہونا

کشتیٔ دین جھکولوں پو جھکولے کھاریئے
یا رسول عربی ہمنا سہارا ہونا

اُنکے قدماں سے نجرا اپنی ہٹالیوں کائیکو
سو وسیلوں کا منجے ایک وسیلہ ہونا

انو دینے پو جب آتے ہیں تو کیا نیں دیتے
منگنے والے کُو بھی منگنے کا سلیقہ ہونا

چاند دو تکڑے ہویا اُس کا مقدر چمکیا
ایک ویساچ اشارہ مرے آقاؐ ہونا

میری تقدیر میں جنت ہے تو جنت نکّو
منجے نسبت ہے مدینے سے مدینہ ہونا

تو ہے بےہوش تری مدح سرائی کتّی
کرنے تعریف اُنا کی کوئی شانہ ہونا

❄❄❄

میرے نبی کا جس کو بھی چہرہ دکھائی دے

میرے نبیؐ کا جس کو بھی چہرہ دکھائی دے
اُسکو اندھارے میں بھی اُجالا دکھائی دے

روشن ہیں سر سے پاواں تلک نور سے حضورؐ
بینا کو جلوہ ہندے کو پردہ دکھائی دے

ہیں عاشقوں کے حصے میں جلوے حضورؐ کے
سب کو کہاں نبیؐ کا تماشا دکھائی دے

دل اُن پو ہے فدا تو وہ دل رشک طور ہے
نسبت نہ ہو تو دل میں اندھارا دکھائی دے

سب عاشقاں چلے ہیں مدینے کو حج کے بعد
انکھیاں کھلے تو اللہ بھی شیدا دکھائی دے

عشقِ رسول نیں تو عبادت میں کیا مزا
وہ دل میں ہیں تو کالا بھی اُجلا دکھائی دے

پڑھ لکھ کو بھی حضور کو سمجھیا ہے وہ بشر
عالم کے سر کا ہو کو بھی ہولا دکھائی دے

رہتا نہیں ہے عشق کے صدقے میں فاصلہ
کاں تو بھی رہندے واں سے مدینہ دکھائی دے

بےہوش بن کو دیکھنا یارو وہ شکل پاک
جو ہوش کھودے وقت کا موسیٰ دکھائی دے

❄❄❄

نجر نجر میں انونچ انو ہیں بشر بشر میں انونچ انو ہیں

نجر نجر میں انونچ انو ہیں بشر بشر میں انونچ انو ہیں
انونچ نورِ قدم بھی ہو کو ہر ایک گھر میں انونچ انو ہیں

انونچ پہلی تجلی حق کی انونچ تمہید ہر سبق کی
خبر ہے اُن کو ورق ورق کی گجر گجر میں انونچ انو ہیں

رُکے ہیں جبریل آسماں پو گئے ہیں آقا تو لامکاں پو
اُنا کے گیتاں ہر اک زباں پو یہ خشک وتر میں انونچ انو ہیں

جمانہ اُن کا ازل سے اب تک اُنا کے جلوے عجم عرب تک
اُنا سے روشن ہیں روز وشب تک مری نجر میں انونچ انو ہیں

انو ہیں آقاؐ ہمیں غلاماں اُنا سے قائم ہے اپنا ایماں
سراں پو اپنے ہے اُن کا داماں بھرے حشر میں انونچ انو ہیں

فرشتے کرنے کو تھے سوالاں مدد کو پہونچیں شہ رسولاں
ادب سے غچپ کھڑیں نکیراں مری قبر میں انونچ انو ہیں

خدا سے ملنے کی جستجو کر نبیؐ سے بڑھ کو نہیں ہے رہبر
تو گر کو بےہوش ہوجا در پر یہ رہگذر میں انونچ انو ہیں

❄❄❄

پرئشاں ہیں سرکار ہمیں غم کے مارے

پرئشاں ہیں سرکار ہمیں غم کے مارے — بُرے ہیں مگر اُمتی ہیں تمارے

ہے محبوب کا نام اللہ کُو پیارا — یہ نبیاں بھی مشکل میں اُن کُو پکارے

کچھ ایسے بھی ہیں یا محمدؐ کہتے نیں — محمدؐ کو جانچ نیں یہ بچارے

بلالؓ اور اویسؓ اُن کے سچے فدائی — نبیؐ چاند ہیں سب صحابہ ستارے

اُنا کیچ صدقے میں اللہ ملیا ہے — اُناں کے سوا کس کے لینگے سہارے

دِلادیو ہمیں سبز گنبد کا صدقہ — بہت دیر سے ہم ہیں دامن پسارے

ہے کشتی بھنور میں خفا ناخدا ہے — کرم سے نبیؐ جی لگادیو کنارے

قیامت میں نسبت کا انداجا ہونگا — نبیؐ بولیں گے سب بُرے ہیں ہمارے

لیا نام بیہوش طوفاں میں اُن کا

کنارے پولائے ہیں طوفاں کے دھارے

❄❄❄

حشر میں اِدھر اُن کی امت کھڑی ہے

حشر میں اِدھر اُن کی امت کھڑی ہے
اُدھر خود ہیں کھاندے پو کملی پڑی ہے

وہ ہوٹاں ہیں رحمت کے یاقوت جیسے
وہ دانتاں ہیں یا موتیاں کی لڑی ہے

یہ ہاتاں ہیں یا اُس کی قدرت کا نقشہ
یہ انگلیاں ہیں یا پنجتن کی گڑی ہے

نہ آرے سے کٹتی نہ عصیاں سے گھٹتی
کہ یہ اپنی نسبت کی پکی کڑی ہے

میں راتاں کُو فرقت میں روتوں تڑپ کو
رُکی آہ تو آنسوؤں کی لڑی ہے

سُنیا ہوں مصیفت میں آکو بچاتیں
چلے آؤ مجھ پو مصیفت پڑی ہے

اُسی دن سے بیہوش کہتی ہے دنیا
نجر جب سے اُن کی نجر سے لڑی ہے

❄❄❄

دین و دنیا کی ترازو میں یہ دولت تول کو

دین و دنیا کی ترازو میں یہ دولت تول کو
چن لیوں عشقِ نبیؐ قرآں کے موتیاں رول کو

میرے تن من میں خیالاں میں بسیا ہے پیچ نام
گھوٹ نسبت کا پیوں نام محمدؐ رول کو

منجے جنت نکو، دیو جڑی طیبہ کی جمین
پیچ بس ہے کیا کروں گا توری جنت مول کو

کمبخت اللہ کے محبوب کو سمجھیج نیں
شرک کہنے والو دیکھو اپنے دل کے جھول کو

لاکھ آئینے جمیں سے آسماں تک جڑ کو ہیں
سُب میں صورت ہے نبیؐ کی دیکھو انکھیاں کھول کو

نبیاں ولیاں آڑے وقتاں میں پکاریں آپ کُو
لیں مدد اللہ میاں سے یا محمدؐ بول کو

سبز گنبد دیکھتج بیہوش پڑجاؤں گا میں
لوٹونگا طیبہ کی مٹی پو جرا جی کھول کو

❄❄❄

جگمگایا جگ سیچ انوار سے

جگمگایا جگ سیچ انوار سے — جھانکتا ہے نور اندر بھار سے
کیا کروں جنت کے پھولاں لے کو میں — عشق ہے طیبہ کے اک اک خار سے
ہجر احمد میں کٹی ہے کیسے رات — پوچھ لیو آکو در و دیوار سے
تم مسیحا سے کہو آؤ نکو — کام کیا سرکار کے بیمار سے
بھیج کو براق بلوایا چ تُو — حق بھی خالی نیں ہے ان کے پیار سے
تاج سر پو انگے پچھے رحمتاں — ہاتھ میں قرآں ہے نکلیں غار سے
لاالہ کی کاٹ بھی کیا کاٹ ہے — کِتے مارے گئیں اسی تروار سے
ان کے دیوانے سے تم ملتے رہو — وہ ملادیں گا تمہیں سرکارؐ سے

دیو جرا تاب نجر بیہوش کُو
کِتے دن سے تج کو ہے دیدار سے

❄❄❄

بلایاں سراں پو سے ٹل گیں نبیؐ جی

بلایاں سراں پو سے ٹل گیں نبیؐ جی
ہمیں نام لیکو سنبھل گیں نبیؐ جی

منجے یاد ہیں چاند سورج کے قصے
اشارے پو نقشے بدل گیں نبیؐ جی

وہ پھتّر کے دل لاالٰہ کے اثر سے
فقط موم بن کو پگھل گیں نبیؐ جی

تمیں جان کو بھی جو پہچانچ نیں
اُناں کے دماغانچ چل گیں نبیؐ جی

جو تم کو بڑا بھئی سمجھتے ہیں ہولے
وہ آپے سے باہر نکل گیں نبیؐ جی

محبت کے رستے پو دینا سہارا
یہاں کِتّے پاواں پھسل گیں نبیؐ جی

بڑے سے بڑا ہوندے یا کوئی بھکاری
تمارچ تکڑوں پو پل گیں نبیؐ جی

سنیا ہوں کہ اللہ کا نور ہو کو
تم اَدمی کے سانچے میں ڈھل گیں نبیؐ جی

یہ بیہوش نچ چپ ہے فرقت کے غم میں
مگر دل میں ارماں مچل گیں نبیؐ جی

❄❄❄

اُن پو قربان یہ میری جاں ہے میاں

اُن پو قربان یہ میری جاں ہے میاں
جن کی کملی میں دونوں جہاں ہے میاں

سر سے پاواں تلک نورِ جاں ہے میاں
وہ بشر ہیں یہ تیرا گماں ہے میاں

اُن کے باتاں میں دستور ہے دین کا
اُن کا فرمان سارا قرآں ہے میاں

پوچھ لیو جاکو معراج کی رات سے
عرش پو پاواں کے بھی نشاں ہے میاں

ہر عروج ونزول اِن کے صدقے میں ہے
اللہ بندے کے یہ درمیاں ہے میاں

اُن کے پیچھے ہیں سارے صف باندھ کو
اُن کے اَنگے نبی کوئی کاں ہے میاں

کوئی طیبہ کی عجمت کو سمجھاچ نیں
عرش کے بعد یہ آستاں ہے میاں

ہم محمدؐ سے اللہ کو پہچانتیں
چھوڑ ہجے سبق یہ رواں ہے میاں

تو کتاباں پڑھیائے میں تو در پو پڑیوں
میں کہاں ہوں میاں تو کہاں ہے میاں

ہوش بیہوش کا کاں ہے کیا ڈھونڈرئیں
ہوشِ اول جہاں ہے وہاں ہے میاں

❄❄❄

انکھیاں کو آیا حال تمیں دیکھنے کے بعد

انکھیاں کو آیا حال تمیں دیکھنے کے بعد — مغرب ہے نہ شمال تمیں دیکھنے کے بعد

کچھ بھی نہ تھا نجر میں فقط نور کے سوا — یوں مست تھے بلالؓ تمیں دیکھنے کے بعد

وہ حُسن جان لیوا بھی ہے زندگی بھی ہے — ہے بیچ دل کا حال تمیں دیکھنے کے بعد

بن گیں زلیخا حجرتِ یوسفؑ بھی دیکھ کو — سُب گم ہویا جمال تمیں دیکھنے کے بعد

چاروں طرف دھڑلے سے حق بولنے لگیا — بول اُٹھا بال بال تمیں دیکھنے کے بعد

ناخن تھا ایک پاؤں کا لڑ پڑ کو خاک میں — اب بن گیا ہلال تمیں دیکھنے کے بعد

جوتیاں لپٹ کو پاواں سے پہونچے ہیں عرش پو — ملتا ہے یہ کمال تمیں دیکھنے کے بعد

جو دیکھیا تم کو حق کی اُسے آڑ مل گئی — کاں موت کا سوال تمیں دیکھنے کے بعد

اِتچ آرزو ہے یہ بیہوش کی حضورؐ

دم نکلے اب کے سال تمیں دیکھنے کے بعد

❄❄❄

لیتچ نام آج اثر کچھ نوا ہُوا

لیتچ نام آج اثر کچھ نوا ہُوا — دل میں ہو جیسے گنبد خضریٰ اڑا ہُوا

دیکھیا ہوا ہے نور نہ اُن کا سنیا ہُوا — دستا ہے اَنگے پچھے اُجالا پڑا ہُوا

جانا ہے حق کے پاس تو نعلین سے لپٹ — صدقہ اُناچ کا ہے جو یہ عرش کا ہُوا

وحدت کا نقطہ دل میں عقیدت نبیؐ کی ہے — نقطہ بدل گیا تو خدا سے جدا ہُوا

جنت کے محلاں حوراں یہ جنت نکو منچے — طیبہ کی بس جمیں پو رہوں لوٹتا ہُوا

یوں دیکھنے کو دیکھیا تھا بوجہل بھی اُناں — انکھیاں میں ماٹھی پڑگئی ہور کیا ہُوا

میں یارسولؐ بولیا تو کیوں شرک ہوگیا — جامیؔ تو یارسول ککو اولیا ہُوا

سب طیبہ والے جان کو دیوانہ دیکھ رئیں

بیہوش ہے کی در پو ہے اب بھی پڑا ہُوا

❄❄❄

نکو پوچھو ہمنا سے کیا کیا کرینگے

نکو پوچھو ہمنا سے کیا کیا کرینگے — مدینے کو چل کو تماشا کرینگے

جمالے کو انکھیاں میں صورت کا نقشہ — فقط سبز گنبد کو گھورا کرینگے

مواجہہ میں پہونچینگے جب ہم دِوانے — تو جالی سے رو رو کو لپٹا کرینگے

تو جنت میں جا شوق سے ہم تو زاہد — مدینے کی مٹھی پو لوٹا کرینگے

قیامت کے فکراں سے ہمنا غرض کیا — ہمیں بس محمدؐ کُو دیکھا کرینگے

میں چوکھٹ پو جب اُن کی انکھیاں ملونگا — یہ انکھیاں فرشتے بھی چوما کرینگے

تڑپ کو پکاروں گا جب یا محمدؐ — تڑپ پو مری لوگ تڑپا کرینگے

یہ محشر کی گرمی سے کیوں ڈر کو مررئیں — نبیؐ اپنے دامن کا سایا کرینگے

مدینے میں بےہوش گم جاؤں گا میں

مرے ساتھیاں منجے دھونڈا کرینگے

❄❄❄

گر پڑونگا چوکھٹ پو دھوڑ کو جھپٹ کو میں

گر پڑونگا چوکھٹ پو دھوڑ کو جھپٹ کو میں — اُنکی سبز جالیوں سے روؤنگا لپٹ کو میں

جڑا حکم آناچ ہے منجے طیبہ آنے کا — روجہ اُنکا لالیوں گا انکھیاں میں سمٹ کو میں

اپنے جیسا سمجھیں جب اُنکو بعض بے عقلے — شرم سے جھکیں نبیاں مرگیا ہوں کٹ کو میں

موت آئی تو اب آندے منجے کیا ڈراتے ہیں — کِتے راتاں کاٹیاں ہوں یاد سے چمٹ کو میں

ہر جگہ سرایا ہے خود خدا محمدؐ کُو — جب پڑیا ہوں قرآں کا ہر ورق اُلٹ کو میں

عشق ہے محمدؐ کا سُب عبادتوں کی جڑ — راستے پو اب آیوں راستے سے ہٹ کو میں

بیچ میں نبیؐ ہی کی آئی ہے نجر صورت — دیدِ حق کی حسرت میں دیکھیا جب پلٹ کو میں

گڑ گئیں جمین میں سب شرک بولنے والے — کاں سے کا پوجا پہونچیا اُنکا نام رٹ کو میں

تم کہو منجے بے خود یا کہو منجے بےہوش

دامن اُنکا گھٹ پکڑیوں سارا ہوش سٹ کو میں

❄❄❄

یہ سانس اُن کے گُن گنگنائے تو بس ہے

یہ سانس اُن کے گُن گنگنائے تو بس ہے
سدا دل میں آقا سمائے تو بس ہے

یہ سورج کے سر کا پلٹ اَئینگی قسمت
کرم اپنا حجرت دکھائے تو بس ہے

میں مانیا سخت دھوپ محشر میں ہونگی
انوں جام کوثر پلائے تو بس ہے

میں اُنکاچ ہوں ہور اُنکاچ رہونگا
یہ نسبت مری کام آئے تو بس ہے

بہت دین کے دشمناں پچھے پڑگیں
محمدؐ جرا آنکھ اٹھائے تو بس ہے

میں سمجھونگا میں عرش پو جا کو آیوں
منجے اپنا روجہ دکھائے تو بس ہے

لحد میں نکیرین خود سٹ پٹائینگے
جرا آپ تشریف لائے تو بس ہے

مرے بعد جنت ملو تو بی نکو
مدینے کے مالک بلائے تو بس ہے

خودیچ دھوڑ کو گود میں لینگی رحمت
انوں دیکھ کو مسکرائے تو بس ہے

اگر شرک ہے یا محمدؐ کا نعرہ
اِسی شرک میں جان جائے تو بس ہے

یہ بےہوش کو لخلخہ کیا سونگھار ہیں
مدینے کی مٹھی سونگھائے تو بس ہے

❄❄❄

میرے دامن کو بھر دیو مرے مصطفےٰ

میرے دامن کُو بھر دیو مرے مصطفےٰ
دل کُو آباد کردیو مرے مصطفےٰ

میچ اندھا ہوں ہیں آپ تو سامنے
دیکھنے کُو نجر دیو مرے مصطفےٰ

موت آئے تو طیبہ کی مٹھی ملے
زندگی اس قدر دیو مرے مصطفےٰ

دیکھنے کُو قدم روز کرتوں دعا
اب دعا میں اثر دیو مرے مصطفےٰ

تم اشارے سے قسمت بدلتیں گتے
اک اشارہ تو کردیو مرے مصطفےٰ

اُڑ کو آؤں مدینہ گتوں یانبیؐ
منجے اُڑنے کُو پر دیو مرے مصطفےٰ

ہیں جمیں پو کبھی آسماں پو کبھی
کاں رہتیں سو خبر دیو مرے مصطفےٰ

دوسرے در پو کیسے جھکینگا یہ سر
سر دئے ہیں تو در دیو مرے مصطفےٰ

بے خودی ہوش بن جائے بےہوش کی
آکو ہشیار کردیو مرے مصطفےٰ

❄❄❄

میرا دل نیں یہ طیبہ نگر ہے رے

میرا دل نیں یہ طیبہ نگر ہے رے — کملی والے کا اس میچ گھر ہے رے

اَنکھی جھپکی تلک عرش پو جاکو آئیں — تیج کِتا نبیؐ کا سفر ہے رے

اُس کی قسمت پونبیاں کے دیدے لگیں — جس کا در تک اُناں کی گُجر ہے رے

اُن سے منہ موڑ کو جائینگا تو کدھر — وہ جدھر ہیں خدا بھی اُدھر ہے رے

یہ محمدؐ ہیں اِن سے ہیں دونوں جہاں — بیچ میں چھپ کو سارا شجر ہے رے

سیدھے رستے پو چل دیکھ رئیں مصطفےٰ — پوری اُمت کی اُن کو خبر ہے رے

جسکے انگلیاں سے پانی کے ندیاں چلیں — کیا وہ اپنے سریکا بشر ہے رے

سن کو مَـازَاغَ بولیں منجے میرے پیر — رب کُو دیکھی سو ایکچ نجر ہے رے

یہ ہے بےہوش باتاں ہیں سب ہوش کے

دیکھیا نسبت کا کیسا اثر ہے رے

❄❄❄

وہ نورانی چہرا منجے نکّو پوچھو

وہ نورانی چہرا منجے نکّو پوچھو — ہے کون اُس میں چھپکو منجے نکّو پوچھو

محمدؐ کا رُتبہ منجے نکّو پوچھو — خدا ہیں کی بندہ منجے نکّو پوچھو

چُھپیا تھا گئے نور پردے میں حق کے — اُٹھیا کب یہ پردہ منجے نکّو پوچھو

خدا بولیا کنکریاں اُنوں نیچ پھیکیں — تو پھر کون پھیکیا منجے نکّو پوچھو

اِدھر انگلی اُٹھی اُدھر چاند ٹکڑے — بشر کا یہ قصہ منجے نکّو پوچھو

اُنوں اپنی مرجی سے باتیچ کرے نیں — یہ سب کون بولیا منجے نکّو پوچھو

دلاں چاند سورج کے جیسا چمک رئیں — ہے کس کا اُجالا منجے نکّو پوچھو

جو دیکھیا محمدؐ کو اللہ کو دیکھیا — یہ کیا ہے معمہ منجے نکّو پوچھو

میں کِتا نجر کِتی بےہوش ہوں میں

گِرے کائیکو موسیٰ منجے نکّو پوچھو

❄❄❄

سن لے حجرتؐ کی شان دیوانے

سن لے حجرتؐ کی شان دیوانے ہیں وہ نبیوں کی جان دیوانے

اُن کی عظمت کُو دیکھنا ہے اگر پڑ سمجھ کو قرآن دیوانے

اپنے سر کا نکو سمجھ اُن کُو خود کو پہلے پچھان دیوانے

دین ، دنیا کا وہ سہارا ہیں وہ ہیں رحمت کی کان دیوانے

شبِ اسریٰ حضورؐ عرش پو ہیں کس کے ہیں مہمان دیوانے

عشق جس دل میں اُن کا نیں تو سمجھ کفر کا ہے نشان دیوانے

کیا ہے قوسین عبد اور معبود مل گئے دو کمان دیوانے

اُن کے صدقے میں ہو کو تو پیدا اُن سے ہے بدگمان دیوانے

یہ اُنا کاچ فیض ہے بےہوش

تیرا مونہہ یہ بیاں دیوانے

❄❄❄

چلو گنہگارو جینگے طیبہ حضورؐ ہمنا بلا رہے ہیں

چلو گنہگارو جینگے طیبہ حضورؐ ہمنا بلا رہے ہیں
انونچ ہیں رحمت دوعالم انونچ رحمت لٹا رہے ہیں

وہ ہوش کل کے سمٹ کو جلوے مرے خیالاں میں آ رہے ہیں
ادب سے بیٹھو درود پڑھ کو حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

دکھانے عظمت مرے نبیؐ کی بلا کو محفل کریں خوشی کی
فلک پو حوراں بھی گا رہے ہیں فرشتے انکھیاں بچھا رہے ہیں

ہمیں دیوانے حضورؐ کے ہیں اُناں کے باتاں شعور کے ہیں
ہم اُن کے رتبے سنا رہے ہیں وہ اُن کے رتبے گھٹا رہے ہیں

نبیؐ کے دامن سے جو بندھیا ہے انچ اللہ تک گیا ہے
خدا تو پردے گرا رہا ہے نیچ پردے اُٹھا رہے ہیں

کچھ ایسے ہولے نکل گئے ہیں جو خود نبیؐ سے بدل گئے ہیں
چلو مدینے میں جاکو رہینگے یہ ہمنا چکر میں لا رہے ہیں

ہمیں غلاماں انوں ہیں آقاؐ ہم عاصیوں کا ستارا چمکیا
مدد پو آقاؐ ہیں اِتا سن کو یہ زاہداں تلملا رہے ہیں

وسیلہ بےہوش کا ہیں آقاؐ انونچ نبیوں کا ہیں سہارا
انونچ اللہ سے لے رہے ہیں انونچ ہمنا دلا رہے ہیں

❄❄❄

دھونڈ نے مرے آقا کو گھر سے.....

دھونڈ نے میرے آقاؐ کو گھر سے چلیا رستے میں رب ملیا ہے تو میں کیا کروں
مدحتِ مصطفیٰ میں جو کھولیا زباں حق بھی شامل ہویا ہے تو میں کیا کروں

منجے عزت ملی منجے شہرت ملی یہ اُناں کی عطا ہے تو میں کیا کروں
اُن کی فرقت میں مرنا منجے آگیا بیچ میری بقا ہے تو میں کیا کروں

اک اشارے میں یہ چاند ٹکڑے ہویا اُن کے انگلیاں سے پانی کا دریا بہیا
پڑھ کو قرآن اور دیکھ کو معجزہ اب بھی ہندھا بنیا ہے تو میں کیا کروں

جن کے صدقے میں لاکھوں بلایاں ٹلیں جن کے در پو کروڑوں غلاماں پلیں
جن کے قدماں پو سر سب فرشتے ملیں اپنے سر کا گتا ہے تو میں کیا کروں

اُن کی صورت کُو قرآں کا پارہ کتیں مسکرائے اُنوں تو اُجالا کتیں
اللہ بندے کی صورت میں آیا کتیں یہ معمہ بنیا ہے تو میں کیا کروں

تیرے ہاتاں سے اُن کا جو دامن گیا تیری دنیا گئی تیرا ایماں گیا
تو بھی جانے کو ہے تیرا ساماں گیا پورا مفلس بنیا ہے تو میں کیا کروں

عقل پو جس کی غفلت کا سَر پوش ہے ہوش رکھتے ہوئے بھی وہ بےہوش ہے
دل میں اُن کی محبت کا یاں جوش ہے اُن ازل میں لکھیا ہے تو میں کیا کروں

❄❄❄

سوئے ہوئے نصیباں جگاریں گتے چلو

سوئے ہوئے نصیباں جگاریں گتے چلو — سرکار در پو سب کو بلاریں گتے چلو
روجے پو انکھیاں لوگاں بچھاریں گتے چلو — طیبہ کے صدقے لوٹ کو لاریں گتے چلو
اللہ کے بعد نبیوں میں بھی میر ہیں انونچ — سب اُنکے اَنگے سِر کُو جھکاریں گتے چلو
جنکے دلاں میں کالے ہندیروں کا راج ہے — سرکار اُن میں شمع جلاریں گتے چلو
اب ہور اُن کی شان خدا کیا بتائینگا — نعلین سے وہ عرش پو جاریں گتے چلو
طیبہ میں روز ہوتی ہے برسات نور کی — اُس نور میچ سب کو نھلاریں گتے چلو
اچھے خدا کے ہیں تو گنہگار ہیں مرے — یہ بات کملی والے ساریں گتے چلو
خاک شفا مدینے کی مٹھی کا نام ہے — مٹھی پو لوگاں لوٹ کو آریں گتے چلو

سرکار ہوش کُل ہیں سکو بولیں اولیا
بےہوش سارے ہوش میں آریں گتے چلو

❄❄❄

اُن سے دوری میں کیکا یہ جینا چلو جئینگے مدینہ

اُن سے دوری میں کیکا یہ جینا چلو جئینگے مدینہ
قافلہ چھٹنے کا ہے مہینہ چلو جئینگے مدینہ

آنسوؤں میں جمانہ کٹیا ہے آہ بھر بھر کو سینہ پھٹیا ہے
سوئیں سے رحمت کی اسکو ہے سینا چلو جئینگے مدینہ

جو بھی روجے کی کریا جیارت اُس پولا جم ہے میری شفاعت
اُن کا ارشاد ہم سب سنیں نا چلو جئینگے مدینہ

انا بشر کا جھگڑا چکاتوں سارے ہندوں کو جلوہ دکھاتوں
نیں ہیں سرکار وہ دیکھو ہیں نا چلو جئینگے مدینہ

اُنکی ہستی کو دل میں بٹھالیو عشق میں اُنکے خود کو مٹالیو
مینا کے سرکا الڑاؤ میں نا چلو جئینگے مدینہ

وانچ دریا ہے نورِ قدم کا واں برستا ہے پانی کرم کا
پوری رحمت کا ہے واں دفینہ چلو جئینگے مدینہ

ہم کو جنت کے پھولاں نکو اب واں کے غلمان و حوراں نکو اب
اُن سے بڑھ کو ہے اِنکا پسینہ چلو جئینگے مدینہ

یوں تو اونچ سب انبیا ہیں اُن سے اُپر حبیبِ خدا ہیں
سب اَنگوٹھی ہیں وہ ہیں نگینہ چلو جئینگے مدینہ

جا کو روجے پو خاموش ہو جا سر جھکا تیج بیہوش ہو جا

یہ ہے عشق نبیؐ کا قرینہ چلو جئینگے مدینہ

❄❄❄

در پو سرکارؐ کے جارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

در پو سرکارؐ کے جارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں
رستے پو انکھیاں بچھارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

عشق کا بھید بتارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں
اپنی ہستی کو مٹارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

اُن کے عاشق کی نشانی منہ پو آنسو کی روانی
اولیا ملنے کو آرئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

دیجیاں اُنکا گریباں سر کے بالاں ہے پریشاں
عشق کی جوت جگارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

حوض کوثر پو ہیں آقاؐ تارہ قسمت کا بھی چمکیا
جام پو جام اُڑائیں عاشقاں دھوم مچارئیں

ہرے گنبد کا نجارہ کر کو سب نے یہ پکارا
آقاؐ کو دیکھنے آرئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

رستے پو عشق کے نکلیں اپنے محبوب سے مل گیں
زاہداں تڑپڑیاں کھارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

اپنے میں پن کو وہ سٹ کو اُنکے پاواں سے لپٹ کو
عرش اعظم کو ہلارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

پی کو ہیں بادۂ الفت حق کو بھی اُنکی ہے چاہت
حق کے محبوب کو چاہ رئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

بھر گیا روجے کا زینہ دنگ ہے سارا مدینہ
دید کی عید منارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

ناچ رئیں سارے دیوانے سن کو آقاؐ کے ترانے
نعت بیہوش سنارئیں عاشقاں دھوم مچارئیں

❄❄❄

اُن کی نسبت کو دل سے.....

اُن کی نسبت کُو دل سے ہٹانا گتے یامحمدؐ ککو نیں بلانا گتے
آڑے وقتاں میں نبیاں پکاریں اُنا المدد بولنا بھول جانا گتے

جن کے ہاتاں سے اُمت کو قرآں ملیا حق کا رستہ ملیا دین و ایماں ملیا
جس وسیلے سے ہمنا کو رحماں ملیا بیچ سے یہ وسیلہ ہٹانا گتے

شرک ہے غیر حق کُو خدا بولنا، مصطفیٰ کُو خدا سے جدا بولنا
عرش تک اُن کا قد ہے تو کیا بولنا مرتبہ اب اُنا کا گھٹانا گتے

بھیجتا ہے خدا جب درود و سلام کیسے غچ چپ رہینگے اُنا کے غلام
رات دن اُن پو آتے ہیں حق کے پیام سانچے موتیاں میں جھوٹے ملانا گتے

کام کی بات سن عاشقاں سے جرا تو اُنا کے تصور پو ہوجا فدا
اپنے آقا پو شیدا ہے خود کبریا اُن کے رستے پو خود کو مٹانا گتے

جیسا قرآں میں ہے ویسا سمجھینگے ہم عبدہ کو خدا کیسا سمجھینگے ہم
مونہہ پو مٹھی، ترے ایسا سمجھینگے ہم وہ تو نبیاں میں بھی ہیں یگانا گتے

اُن کو نیں تھا گتے غیب کا بھی عِلَم وہ عِلَم کے شہر ہیں خدا کی قسم
آج تک بھی چمکتے ہیں نقش قدم جائے رونے کی ہے مسکرانا گتے

اُن کے قدماں کی کم عقلے وہ شان ہے جن کا عرش معلیٰ کو ارمان ہے
سن میاں، دونوں عالم کی وہ جان ہے سبزگنبد ہے جن کا ٹھکانا گتے

وہ اشارہ کریں چاند پھٹ جائینگا وہ بلائے تو سورج پلٹ آئینگا
اُن کی الفت سے ایمان رنگ لائینگا اُن کو بےہوش دل میں بٹھانا گتے

❄❄❄

شان میں ان کی منہ کھولوں میرے بس کی بات نہیں

شان میں ان کی منہ کھولوں میرے بس کی بات نہیں
رب کے باتاں میں بولوں میرے بس کی بات نہیں

آ کو جھاڑاں پاواں پڑیں مردہ دلاں میں جان بھریں
راز محمدؐ میں کھولوں میرے بس کی بات نہیں

عقبیٰ دنیا ہلکے رہے ناخن اُن کا بھاری پڑیا
پلڑا حق سے لاکو تولوں میرے بس کی بات نہیں

لکڑی کا کھم جیسا رویا جیسے اویسؓ نے آنسو بہایا
ہجر نبیؐ میں ویسا رولوں میرے بس کی بات نہیں

نور سے جا کو نور ملیا جب بندہ اللہ دسنے لگیا تب
اپنی خودی اب کس میں گھولوں میرے بس کی بات نہیں

کس کو پتہ کیا ہے یہ فنا کس کو خبر کیسی ہے بقا
موت سے کیسا ہاتاں دھولوں میرے بس کی بات نہیں

دونوں جگ میں اُن سے اُجالا بندے پن میں حق کا نجارہ
میری ہستی دیکو مولوں میرے بس کی بات نہیں

نور نبیؐ توحید کے چاول میری خودی چاول میں کنکر
عشق کا پانی لاکو ڈھولوں میرے بس کی بات نہیں

حق اُنکی مدحت پواڑیا ہے بیہوش نچ چپ ہوکو پڑیا ہے
ہوش کے موتی حق سے رولوں میرے بس کی بات نہیں

❋❋❋

ہمیں ہر قدم پوچ لاچاریاں ہیں

ہمیں ہر قدم پوچ لاچاریاں ہیں — نبیؐ کیچ ہم پو کرم باریاں ہیں

سجے ہیں نبیؐ میرے دلہا کے سرکا — یہ معراج کی ساری تیاریاں ہیں

ہوا خلد کی کیا بجھائینگی جلن یہ — یہ عشق محمد کی چنگاریاں ہیں

کفن باندھ کو سر سے نکلئیں غلاماں — مدینے کو چلنے کی تیاریاں ہیں

ہے عاصی کو لَا تَقْنَطُوْا کی بشارت — یہ محبوب کی ساری دلداریاں ہیں

زمیں، آسماں، چاند، سورج، ستارے — یہ نور محمدؐ کی گل کاریاں ہیں

نہیں جو دلاں میں محبت نبیؐ کی — اُناں کے لئے ساری دشواریاں ہیں

شفاعت کو امت کی اڑ گئے ہیں آقاؐ — گنہگارو کیا ناز برداریاں ہیں

جو بیہوش بن کو لپٹ گیں قدم سے
یہ بیہوش صاحب کی ہشیاریاں ہیں

❋❋❋

اُن کے قبضے میں لوح وقلم ہے میاں

اُن کے قبضے میں لوح وقلم ہے میاں — دونوں عالم پو اُن کا کرم ہے میاں

ناز جتنا کرو اُن پو کم ہے میاں — حشر میں عاصیوں کا بھرم ہے میاں

تو اکڑتا ہے تقوے پو اپنے مگر — یاں گناہوں سے سر اپنا خم ہے میاں

ہمنا لے دیکو رحمت کا ہے آسرا — تو عبادت پو زاہد گرم ہے میاں

یامحمدؐ کی تو رٹ لگا رات دن — جب تلک تن میں جاں دم میں دم ہے میاں

میرے سرکار تو نور ہی نور ہیں — تو بشر سمجھیا تجھ کُو شرم ہے میاں؟

سارے باطل کے اُس سے پرخچے اڑیں — لاالٰہ اُن کی وحدت کا بم ہے میں

کونسا رازِ حق اُن کو معلوم نیں — اُن کی انکھیانچ خود جام جم ہے میاں

شہر مکہ ہے میرے نبیؐ کا وطن — پھر سمجھ وہ تو جان حرم ہے میاں

امتی ہو کہ عجمت کا قائل نہیں — تیرا رتبہ تو پتھر سے کم ہے میاں

جاکو بےہوش طیبہ کُو پھر آگیا

رات دن منجے اِس کاچ غم ہے میاں

❄❄❄

عرش اور فرش پر ہے ٹھکانہ میاں

عرش اور فرش پر ہے ٹھکانہ میاں — شش جہت اُن کا دیوان خانہ میاں

میری انکھیاں میں جب سے بسے ہیں حضورؐ — ایک مکہ ہے اک ہے مدینہ میاں

کُنتُ نَبیًا کا مطلب بھی سمجھاؤں کیا — ہر جمانہ اُنا کا جمانہ میاں

دیکھنا گر ہے خواباں میں سرکار کُو — اُن کی الفت میں خود کُو مٹانا میاں

نور ہی نور ہے سر سے پاواں تلک — ہے یہ شکلِ بشر اک بہانہ میاں

آنکھ والے تو سب اُن کُو پہچانتیں — کیسا ھندوں کو جلوہ دکھانا میاں

عرش سے فرش تک ہے اُناں کا چمن — بہوت مشکل ہے آقاؐ کو پانا میاں

نام سے بھر کیاں دے رہا ہے ہمیں

نام بےہوش پنکی ہے شانہ میاں

❄❄❄

مجھ کو آقاؐ بلائے تو میں کیا کروں

مجھ کو آقاؐ بلائے تو میں کیا کروں — کِتّے آنسو بہائے تو میں کیا کروں

پُھٹّی کوڑی نہ تھی حاضری ہوگئی — غیب سے وہ دلائے تو میں کیا کروں

اُن کا پیالہ میں پینے کے قابل نہ تھا — خود ڈرا کو پلائے تو میں کیا کروں

عشقِ احمدؐ سے دل میرا بھرپور ہے — جلوے دل میں سمائے تو میں کیا کروں

سارا قرآن اُنکیچ سیرت تو ہے — یہ سمجھ میں نہ آئے تو میں کیا کروں

اُن کُو میں دیکھتا میری اوقات کیا — رُخ سے پردہ ہٹائے تو میں کیا کروں

دیکھ کو میرے آقاؐ کے اخلاق کُو — کفر بھی مسکرائے تو میں کیا کروں

میرے آقاؐ سخی ہیں بلا کے سخی — تجھ کو منگنا نہ آئے تو میں کیا کروں

اُن کے پاواں پو گر کو میں بیہوش ہوں

ہوش جا کو نہ آئے تو میں کیا کروں

❄❄❄

دل کُو طیبہ بناؤ شاہ مدنی

دل کُو طیبہ بناؤ شاہ مدنی

حُب کے جھاڑاں لگاؤ شاہ مدنی

جنگل جنگل گاواں گاواں پھر پھر کو میں آیوں — نکو پوچھو کیا لایوں میں دید کی حسرت لایوں

میرے نیناں میں سماؤ شاہ مدنی

اللہ صاحب چاہے تو میں طیبہ میں دم لیونگا — جرا کرم ہو ناچ ہے آکو قدموں میچ جیونگا

اِتّی خواہش مٹاؤ شاہ مدنی

سارے جگ نے منجے ستایا انکھیاں سے بھی گرایا — ہے سو ایک سہارا میرا نبیؐ نبیؐ میں پکاریا

جرا صورت دکھاؤ شاہ مدنی

بھٹکے بھٹکے باتاں کرر ہیں اپنے چھوٹے بھایاں — ساتھ ہمارے اُٹھتیں بیٹھتیں ہم سے کرر ہیں گھایاں

ان کُو رستے پو لاؤ شاہ مدنی

تج مالک کوثر کے انگلیاں سے نہراں بہتیں — تمارے در کے ہم ہیں غلاماں پیاسے کتب رہتیں

جامِ کوثر پلاؤ شاہ مدنی

فرقت میں روتا ہوں تمہارے رو رو کو میں سوتا ہوں آنسوؤں سے میرے نبیؐ جی کا لک دل کی دھوتا ہوں

دل کے اندر آجاؤ شاہ مدنی

ہوشِ اول، نورِ اول، آدمؑ سے بھی اوّل تیج پانی، تیج بادل، نبیاں میں بھی افضل

تمیں کیا ہیں بتاؤ شاہ مدنی

رحمت کی برسات اُدھر سے بیہوش پویوں برسے حشر کے دن دیکھ کو اُسکو سارے لوگاں ترسے

اپنی کملی اُڑاؤ شاہ مدنی

❄❄❄

ہمنا بھی آقا بلائینگے وقت آنے دیو

ہمنا بھی آقاؐ بلائینگے وقت آنے دیو سبز گنبد بھی دکھائینگے وقت آنے دیو

سارے باطل کے یہ کھیلاں ہیں چلنگے کتک ایک دن کلمہ پڑائینگے وقت آنے دیو

آج شیطاناں بہت سر کو اُٹھارئیں بھی تو کیا سب کو سرکار جھکائینگے وقت آنے دیو

کِتے بوجہل سوالاں کا دیا ایک جواب حق کو حق کر کو بتائینگے وقت آنے دیو

بھار پردے سے تجلی کو ہے آنا اک دن یہ ھنداروں کو بھگائینگے وقت آنے دیو

ہنستے ہیں آج بہت دیکھ کو لوگاں ہم کُو اُن کو سرکار رولائینگے وقت آنے دیو

جھوٹ کے پونگیاں بہت شور مچاتے ہیں حضورؐ گیت قرآں کا سنائینگے وقت آنے دیو

اپنا کیا ہے سب اُنا کا چ ہے جو کچھ بھی ہے جا کو طیبہ میں لٹائینگے وقت آنے دیو

حشر کی دھوپ کا بیہوش کُو کیا ڈر سرکار

تمیں دامن میں چھپائینگے وقت آنے دیو

❄❄❄

جرادامن کو پھیلا کو مچل سرکار دیتے ہیں

جرا دامن کو پھیلا کو مچل سرکار دیتے ہیں
ارے ہولے جرا طیبہ کو چل سرکار دیتے ہیں

سمجھ نکو کہ ہم کُو آج کل سرکار دیتے ہیں
ہے پیشی میں ابد ہو یا ازل سرکار دیتے ہیں

خدا تعالیٰ اُنا دیتا ہے ہمنا دیتے ہیں آقاؐ
عقیدے پو جرا جم کو نکل سرکار دیتے ہیں

ختم ہیں نعمتاں اُن پو یہ سب قرآن میں لکھیا
یہ ہچکیاں لیکو کیوں رورائے سنبھل سرکار دیتے ہیں

وسیلہ اُن کا ہے تُو ابھی سمجھا چ نیں ناداں
ارے سر اُنکی چوکھٹ پو تو مل سرکار دیتے ہیں

ارے ہولے تو اُنکو چھوڑ کو اللہ کنے دھوڑیا
خزانوں پواناں کا ہے دخل سرکار دیتے ہیں

مرا ایمان ہے اور حق ہے وہ محبوب ہیں حق کے
ترے ابرو پو کیوں آیا ہے بل سرکار دیتے ہیں

میاں نسبت محبت ہاتھ آتی ہے مقدر سے
ہے جسکی جتّی نسبت اُتا پھل سرکار دیتے ہیں

پڑا ہوں اُنکے دروازے پو اب بےہوش کے سرکا
حشر بھی آئے تو یاں سے نہ ٹل سرکار دیتے ہیں

❄❄❄

یا نبیؐ منجے دید یو وہ نجر مدینے میں

یا نبیؐ منجے دیدیو وہ نجر مدینے میں
کرتے رہونگا نجارہ عمر بھر مدینے میں

رات دن اُجالوں کا ہے سفر مدینے میں
ذکر کیا ہنداروں کا ہے سحر مدینے میں

منجے کیا ڈراتے ہو میرے دو ٹھکانے ہیں
ایک گھر ہے مکے میں ایک گھر مدینے میں

کیا بتاؤں میں تاثیر اُس جمین کی تمنا
بے خبر بنیں آکو باخبر مدینے میں

عرش پو پہنچ جانا اُن کے واسطے کیا ہے
ملتے ہیں غلاماں کو بال و پر مدینے میں

آج بھی چمکتے ہیں نقش اُنکے پاواں کے
ہر قدم رکھو اتنا سوچ کر مدینے میں

اُن کا جب کرم ہونگا ایک پل میں پچھونگا
جا کو میں بنالیونگا اپنا گھر مدینے میں

دھوپ بھی قیامت کی سر جھکا کو آتی ہے
ٹھنڈی ٹھنڈی رہتی ہے دوپہر مدینے میں

ہر گھڑی خدا سے کر بس یہی دعا بےہوش
تیری زندگی کے دن ہوں بسر مدینے میں

❄❄❄

یہ ہولے تو دیر وحرم دھونڈ لینگے

یہ ہولے تو دیر و حرم دھونڈ لینگے — ہمیں اُن کے نقش قدم دھونڈ لینگے

جو حصے کی رحمت ہے ملکوچ رہینگی — ادب سے زیادہ نہ کم دھونڈ لینگے

خدا کا کرم سب سے بڑھ کو تمیچ ہیں — قیامت میں تمناچ ہم دھونڈ لینگے

عجب ہے خدائی میں نامِ محمدؐ — محمد سے لوح و قلم دھونڈ لینگے

فخر اک کو جنت کی حوراں کی اک کو — ہمیں صرف اُن کا کرم دھونڈ لینگے

جمانے کی خوشیاں پوسب جان دے رئیں — ہم ہنس کو تمہاراچ غم دھونڈ لینگے

جسے جتّی نسبت اُسے اُتی برکت — ہمیں نسبتوں کا بھرم دھونڈ لینگے

ارے دم کا بےہوش کیا ہے بھروسہ

ہر اک سانس میں دم بہ دم دھونڈ لینگے

❄❄❄

اُن کا رتبہ جو دکھایا تو تڑپ کو مرگئیں

اُن کا رتبہ جو دکھایا تو تڑپ کو مرگئیں — پڑھ کو قرآن سنایا تو تڑپ کو مرگئیں

باتاں نسبت کے سنایا تو تڑپ کو مرگئیں — رستہ طیبہ کا بتایا تو تڑپ کو مرگئیں

اہل سنت کے سوا کون نبیؐ کو سمجھیا — حق کا جب سکہ جمایا تو تڑپ کو مرگئیں

جو بھی دیتا ہے خدا ہمنا ہے صدقہ اُن کا — سب کُو یہ راز بتایا تو تڑپ کو مرگئیں

دُور تھے حبِّ رسولؐ عربی سے لوگاں — سوکو تھے جاکو جگایا تو تڑپ کو مرگئیں

جس نے دیکھیا منجے اللہ کو اُس نے دیکھیا — قولِ سرکار سنایا تو تڑپ کو مرگئیں

ہم کُو جب دیتا ہے محبوب کُو کیا کچھ نہ دیا — اُن کا درجہ جو دکھایا تو تڑپ کو مرگئیں

اُنکی خاطر سے تو پیدا ہوئے دونوں عالم — یادِ لولاک دلایا تو تڑپ کو مرگئیں

نجدی سایہ میں بےہوش تھے اکثر ہولے

جاکو میں ہوش میں لایا تو تڑپ کو مرگئیں

❄❄❄

کیوں رہوں فکر میں الحمدللہ

کیوں رہوں فکر میں الحمدللہ — وہ ہیں نجر میں الحمدللہ
سارا مدینہ اُن کی مہک سے — ڈوبیا عطر میں الحمدللہ
ایمان آیا مل تیچ انکھیاں — حضرت عمرؓ میں الحمدللہ
تین سو تیرہ گھٹنے ٹکادیں — جنگِ بدر میں الحمدللہ
چومیں ملائک میری جبیں کُو — حج کے سفر میں الحمدللہ
گنبدِ خضریٰ طیبہ سے لالیوں — اپنی نجر میں الحمدللہ
آقاؐ مدد کو آتیں سنیا ہوں — سب کی قبر میں الحمدللہ
وہ جنتی ہے موت آئے جس کی — طیبہ نگر میں الحمدللہ
قدرت کی ساری جلوہ گری ہے — خیرالبشر میں الحمدللہ
روز قیامت بخشائینگے وہ — ہمنا حشر میں الحمدللہ
قدماں اُنا کے جلوے اُنا کے — بس گیئں نجر میں الحمدللہ

شعراں تمارے بیہوش صاحب
سب ہیں بحر میں الحمدللہ

❄❄❄

سلام : مدینے والے وہ کملی والے درود تم پو سلام تم پو

مدینے والے وہ کملی والے درود تم پو سلام تم پو
تمیچ نبیاں میں ہیں نرالے درود تم پو سلام تم پو

تمارے آتیچ ہوئیں اُجالے درود تم پو سلام تم پو
تمیچ کعبے سے بت نکالے درود تم پو سلام تم پو

خدا سے ملنے کُو جب گئے تھے لبوں پو حوراں کے تھے قصیدے
ثنا میں گم صم تھے عرش والے درود تم پو سلام تم پو

خدا نے یٰسین و طٰہٰ بولیا جو راز میں تھی وہ بات کھولیا
قرآں میں ہمنا ملیں حوالے درود تم پو سلام تم پو

تمارے صدقے میں کملی والے بنے ہیں کِتّے کی اللہ والے
دلاں میں ہیں اب تلک اُجالے درود تم پو سلام تم پو

بھنور میں کشتی ہے حق کے پیارے لگا دیو آکو اِسے کنارے
ہر ایک گرتے کو تم سنبھالے درود تم پو سلام تم پو

تمارے در پو جو پہونچیا سر سے وہ ہاتھ خالی نہ آیا در سے
تمارے انگے نہ گورے کالے درود تم پو سلام تم پو

تمیچ ہر اک کے ہو مسیحا تم ہی سے سب کُو ہے آس آقاؐ
دکھائیں کس کُو دلوں کے چھالے درود تم پو سلام تم پو

زباں پو بیہوش کی ہے ہردم اُنا پو صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُ
پڑھیں نہ کیوں سارے ہوش والے درود تم پو سلام تم پو

❄❄❄

PHULANCH PHULAN

Alhaj Behosh Mahboobnagri

تعارفِ شاعر

نام : محمد عبدالقادر

تخلص : بے ہوش محبوب نگری

اسم والد : شیخ محبوب صاحب مرحوم

تاریخ پیدائش : ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۵ء

مقام پیدائش: مومن پورہ، ضلع محبوبنگر

تعلیم : میٹرک، منشی (محبوب نگر سے)

تلمیذ : مفسر قرآن حضرت محمد معزالدین ملتانی صاحب قبلہؒ

مخدوم ایوارڈ یافتہ شاعر حضرت خواجہ شوقؒ

تخلیقات : پہلا نعتیہ مجموعہ ''ہوشِ عقیدت'' ۱۹۸۲ء

دوسرا نعتیہ مجموعہ ''ہوشِ عبدیت'' ۲۰۰۴ء

تاریخ وفات : ۱۶/اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ

مدفون : سلطان دائرہ، چنچل گوڑہ، حیدرآباد۔

ATYAB PUBLISHING HOUSE
Cell:9849339588,9949204759 E-mail: hasanshareef30@yahoo.com